News & Views

Khabr-o-Nazar

March 2009

خبرونظر

Table of Contents
فہرست مضامین

3	The Editor's Corner گوشۂ مدیر
4	Khabr Chat قارئین کی آراء
5	Looking for Answers جواب کی تلاش
6	Celebrating International Women's Day عالمی یوم خواتین
8	Muslim Women in America a Diverse Group, Scholar Says امریکہ میں مسلم خواتین ایک متنوع گروہ ہے: ایک اسکالر کی رائے
10	Ambassador Anne W. Patterson's Interview with AVT Khyber News Channel سفیر امریکہ این ڈبلیو پیٹرسن کا اے وی ٹی خیبر نیوز کو انٹرویو
14	Timeline Pictorial "Women who have helped shape America" تاریخ کے جھروکے سے
16	Human Rights Activists High Tea انسانی حقوق کی علمبردار خواتین کے گروپ کی چائے پر ملاقات
18	U.S. Special Representative Begins Consultations in Pakistan امریکہ کے خصوصی نمائندہ رچرڈ ہالبروک کے پاکستان میں صلاح مشورے

Monthly Columns
ماہانہ کالمز

22	Visit the 50 States پچاس ریاستوں کی سیر
26	Seize the Opportunity موقع سے فائدہ اُٹھایئے
28	One Success at a Time کامیابی کی داستان ۔ ایک معاشرہ کی صورت میں پاکستانی عوام کی ایک ہی وقت میں مدد کرنا
31	Alumni Connect دیرینہ تعلق
33	Book of the Month منتخب کتاب
34	Ask the Consul قونصل سے پوچھئے
35	Videography وڈیوگرافی

News & Views
Khabr-o-Nazar
خبر و نظر

Issue No:2 — شمارہ نمبر:۲

Editor-in-Chief — **ایڈیٹر ان چیف**
Lou Fintor — لوفنٹر
Press Attaché — پریس اتاشی
U.S. Embassy Islamabad — امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

Managing Editor — **مینیجنگ ایڈیٹر**
Jeremiah Knight — جرمایہ نائٹ
Assistant Press Attaché — اسسٹنٹ پریس اتاشی
U.S. Embassy Islamabad — امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

Published by — **شائع کردہ**
Public Affairs Section — شعبہ تعلقات عامہ
Embassy of the United States of America — سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
Ramna-5, Diplomatic Enclave — رمنا۔۵، ڈپلومیٹک انکلیو
Islamabad. Pakistan — اسلام آباد
Phone: 051-2080000 — فون: 051-2080000
Fax: 051-2278607 — فیکس: 051-2278607
Email: infoisb@state.gov — ای میل
Website: http//islamabad.usembassy.gov — ویب سائٹ

Designed by — **ڈیزائن**
Saeed Ahmed — سعید احمد

Front Cover

Celebrating ratification of the women's suffrage amendment, Alice Paul, seated second from left, sews the 36th star on a banner, in August of 1920. The banner flew in front of headquarters of the Women's Party in Washington of which Miss Paul was national chairperson. The 36th star represented Tennessee, whose ratification completed the number of states needed to put the amendment in the Constitution. (AP Photo)

عورتوں کو ووٹ کا حق دینے سے متعلق ترمیم کا جشن منانے والی خواتین (بائیں جانب بیٹھی ہوئی) ایلس پال اگست 1920ء کو امریکی پرچم پر 36 واں ستارے ٹانک رہی ہے۔ یہ پرچم واشنگٹن میں ویمنز پارٹی کے صدر دفتر کے باہر لہرایا گیا جس کی چیئر پرسن ایلس پال تھیں۔ 36 واں ستارہ ریاست ٹینیسی کی نمائندگی کرتا ہے جس کی توثیق سے آئین میں ترمیم کے لئے مطلوبہ حمایت حاصل ہوئی تھی۔ (AP Photo)

Back Cover

Suffragists led by "General" Rosalie Jones march from New York on their way to the Woman Suffrage Procession in Washington D.C., on the eve of Woodrow Wilson's inaugural in March 1913. (AP Photo)

سب کے لئے رائے دہندگی کے حق کی حمایت میں نیویارک سے شروع ہونے والے مارچ کی قیادت "جنرل" روزالی جونز کر رہی ہیں۔ یہ مارچ مارچ 1913ء میں صدر ووڈرو ولسن کی حلف برداری کے موقع پر واشنگٹن ڈی سی میں منعقد ہوا تھا۔ (AP Photo)

گوشۂ مدیر

the editor's corner

Dear Readers:

We are pleased to welcome you to another issue of Khabr-o-Nazar. Our focus in this issue is Women's History Month. In 1987, the United States government set aside the month of March to celebrate the courage, foresight, and tenacity of women who have contributed to enriching the lives of all Americans. This issue includes a pictorial timeline highlighting prominent women who helped strengthen our democracy and a "Book of the Month" that is a composite mural of the American women's movements.

In our regular features, we continue our tour of the United States with a stop in the state of Pennsylvania; highlights from Ambassador's Holbrooke's recent visit to Pakistan, and share high tea with a group of Karachi women who are among those in the forefront of Human Rights in Pakistan.

Due to the high number of responses to our "Question of the Month" competition and our desire to thoroughly review submissions, the three winning essays will be published in next month's issue of Khabr-o-Nazar and we have added an additional three "honorable mentions."

Finally, we have almost completed our gradual redesign and launching several new regular features. With this issue, we also return to our normal monthly publishing schedule so that you will have Khabr-o-Nazar during the first 10 days of each month. As we move toward completion of our revamping, we take a moment to thank you, our readers, for the large volume of emails, telefaxes, and letters containing suggestions for improving the magazine and providing other important feedback on our recent changes. As always, your ideas and opinions are deeply appreciated by the entire team at Khabr-o-Nazar – please keep them coming! Once again, thank you for your support.

Lou Fintor
Editor-in-Chief and Press Attaché
US Embassy Islamabad
E-mail: infoisb@state.gov
Website: http//Islamabad.usembassy.gov

محترم قارئین:

ہم "خبرونظر" کے ایک اور شمارے کے ساتھ آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس شمارے کا بڑا موضوع ہے: ''تاریخ خواتین کا مہینہ''۔ 1987 میں حکومت امریکہ نے مارچ کے مہینے کو خواتین کا مہینہ قرار دیا تھا تاکہ اُن خواتین کے حوصلے، دوراندیشی اور ثابت قدمی کو خراج تحسین پیش کیا جائے، جنھوں نے تمام امریکیوں کی زندگیوں پر مثبت اثرات ڈالے ہیں۔ موجودہ شمارے میں تصویروں کے ذریعے ان خواتین کے کارناموں کو اجاگر کیا گیا ہے، جنھوں نے جمہوری نظام کو مضبوط بنانے کے لئے کام کیا۔ اس کے علاوہ اس میں منتخب کتاب بھی شامل ہے، جس میں امریکی خواتین کی تحریکوں پر تصویروں کے ذریعے روشنی ڈالی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور مضمون بھی شامل ہے، جو تاریخ خواتین کے قومی مہینے کا پس منظر واضح کرتا ہے۔

خبرونظر میں ہمارے جو باقاعدہ سلسلے شائع ہوتے ہیں، ان میں امریکہ کی مختلف ریاستوں کی سیر شامل ہوتی ہے۔ اس مرتبہ آپ کو ریاست پنسلوینیا کی سیر کرائی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ امریکی سفارت کار ہالبروک کے حالیہ دورۂ پاکستان اور کراچی کی خواتین کے ایک گروپ کے ساتھ چائے کی محفل کا احوال بھی شامل ہے، یہ گروپ پاکستان میں انسانی حقوق کی جدوجہد میں پیش پیش ہیں۔

''مہینہ کا سوال'' کے آزمائشی مقابلے پر ہمیں بڑی تعداد میں جوابات موصول ہوئے ہیں۔ ہم ان جوابات کا تفصیلی جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ اس لئے مقابلہ جیتنے والے تین مضامین "خبرونظر" کے اگلے شمارے میں شائع ہوں گے۔ ہم نے مزید تین قابل ذکر مضامین کا بھی اضافہ کیا ہے۔

اور آخر میں یہ بات کہ ہم نے "خبرونظر" کی شکل وصورت میں تبدیلی کا کام تقریباً مکمل کرلیا ہے۔ اس میں متعدد نئے باقاعدہ سلسلے شامل کئے گئے ہیں۔ اس شمارے کے ساتھ ہی "خبرونظر" ہر ماہ معمول کے نظام الاوقات کے مطابق شائع ہونے لگے گا تاکہ آپ کو تازہ شمارہ ہر مہینے کے پہلے دس روز کے دوران مل جایا کرے۔ ہم اپنے اُن قارئین کا شکریہ ادا کرتے ہیں، جنھوں نے بڑی تعداد میں ای میل، ٹیلی فیکس اور خطوط کے ذریعے ہمیں اپنی تجاویز بھیجیں، اور خبرونظر کو بہتر بنانے اور اس میں تبدیلیوں کے حوالے سے قیمتی مشورے دیئے۔ خبرونظر کا پورا عملہ آپ کی تجاویز اور مشوروں کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ آپ آئندہ بھی اپنے مشوروں سے ہمیں نوازتے رہیں گے۔ ہم آپ کی تائید وسرپرستی کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

لو فنٹر
ایڈیٹرانچیف وپریس اتاشی
سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ، اسلام آباد
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http//Islamabad.usembassy.gov

Khabr Chat

قارئین کی آراء

"Responses from our readers"

I always discuss with my colleagues and friends the informative articles and news published in Khabr-o-Nazar. The change in format - printing articles and news in English and Urdu together on the same page is really good. Please print the success stories of the American students, industrialists/business persons, economists and the successful persons related to any field so that the Pakistani counterparts could learn from their experiences.

Sohail Raza Dodhy

Sialkot

I congratulate the American nation for electing Barack Husain Obama as president. Obviously, change has come to the White House . . . let us now see it outside the White House as well. Oh . . . . a great change has also come to my loving magazine Khabr-o-Nazar. Really I like the new style and presentation of the material. Please also print captions with the photographs so that the readers could get the message completely.

Ahmad Naeem Malik

Gujrat

First of all I would like to congratulate people of the United States on the historic success of Barack Obama. I hope his government would be helpful in strengthening Pak-U.S. relations. Through the magazine I would like to express my desire that the new U.S. administration would keep peace, love and friendship in the world foremost in its future planning.

Sultan Mehmood Shaheen

Islamabad

I am a regular reader of Khabr-o-Nazar. The quality of the magazine is improving day by day. In the latest edition you have introduced a new layout and I would like to congratulate you on this commendable job. This is exactly the change which I had wanted. This change would allow the publications of more pictures and articles. I would also like to welcome Jeremiah Knight as the new Managing Editor and hope that under his leadership KN would further progress. Columns 'Book of the Month,' 'Seize the Opportunity,' and 'Videography' are very helpful for the readers.

Mian Sharif Zahid

Mandi Bahauddin

میں ہمیشہ اپنے ساتھیوں اور دوست احباب سے خبر ونظر میں شائع ہونے والے معلوماتی مضامین اور خبروں کے بارے میں بات کیا کرتا ہوں۔ فارمیٹ میں تبدیلی یعنی مضامین کی انگریزی اور اردو میں ایک ہی صفحہ پر اشاعت واقعتاً بہت اچھی ہے۔ براہ مہربانی امریکی طالبعلموں، صنعتکاروں، کاروباری حضرات، ماہرین معیشت اور دیگر شعبوں میں کامیاب لوگوں کی کامیابی کی داستان بھی شائع کریں تاکہ پاکستان میں ان متعلقہ شعبوں سے منسلک لوگ ان کے تجربات سے استفادہ کرسکیں۔

سہیل رضا ڈھوڈی

سیالکوٹ

میں امریکی عوام کو براک حسین اوبامہ کی بطور صدر کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یقیناً وائیٹ ہاؤس میں تبدیلی آئی ہے۔ اب ہم وائیٹ ہاؤس سے باہر بھی تبدیلی دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ایک بڑی تبدیلی میرے پیارے میگزین خبر ونظر میں بھی آئی ہے۔ مجھے واقعتاً نیا انداز اور تزئین و آرائش پسند آئی ہے۔ براہ مہربانی تصاویر کے ساتھ کیپشن بھی شائع کیا کریں تاکہ قارئین کو مکمل معلومات مل سکیں۔

احمد نعیم ملک

گجرات

سب سے پہلے میری طرف سے امریکی عوام کو باراک اوبامہ کی تاریخی کامیابی مبارک ہو۔ امید ہے ان کا دورِ حکومت پاک امریکہ تعلقات میں اضافہ اور دونوں ممالک کے عوام کو قریب تر لانے میں معاون ثابت ہوگا۔ خبر ونظر کی تزئین و آرائش میں تبدیلیوں نے اس کی مقناطیسیت میں اضافہ کردیا ہے اور یہ پرچہ پہلے سے کہیں زیادہ مفید اور جاذب نظر ہوگیا ہے۔ خبر ونظر کی وساطت سے نئی امریکی انتظامیہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی سابقہ روایات کی طرح اپنی منصوبہ سازی میں دنیا کے لئے امن، محبت اور دوستی کو سرفہرست رکھیں گے۔

سلطان محمود شاہین

اسلام آباد

خبر ونظر کا مستقل قاری ہوں۔ دن بدن اس کے معیار میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ تازہ شمارہ میں ایک ہی صفحہ پر ایک طرف انگریزی اور دوسری طرف اردو زبان میں تحریر اچھا انداز ہے جو کہ میری دیرینہ خواہش تھی۔ اس طرح میگزین میں تصاویر اور مضامین وغیرہ زیادہ سے زیادہ شائع ہوسکیں گے اور قارئین کو زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل ہوسکیں گی۔ نئے مینجنگ ایڈیٹر محترم جرمایہ نائٹ کے آنے کا خیر مقدم کرتے ہیں اور امید واثق ہے کہ ان کی قیادت میں خبر ونظر قائین میں مزید مقبول ہوگا۔ منتخب کتاب پاکستانی عوام کے لئے اسکالرشپ، تبادلے اور گرانٹ کے ایک موقع کے بارے میں معلومات اور وڈیو گرافی کے بارے میں آگہی جیسے مضامین قارئین کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔

میاں شریف زاہد

منڈی بہاؤالدین

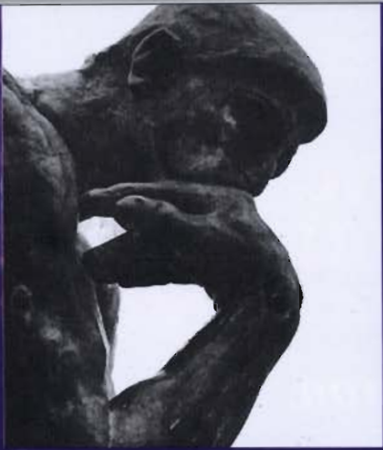

جواب کی تلاش

Looking for Answers

"Looking for answers" gives our readers a voice to comment and share their views on myriad topics that are shaping our world. Each edition of "Looking for Answers" poses a question to you (our readers) and invites you to share your thoughts with us in short essay form. All submissions will be reviewed by the Public Affairs Section of the U.S. Embassy. Two "monthly winners" will be chosen and have their essays published in the subsequent edition of Khabr-o-Nazar. Winners will also receive a prize from the Public Affairs Section. Along with the two monthly winners, three "Honorable mentions" will receive certificates.

The following are the official guidelines for essay submissions:

- Essays should not exceed 250 words
- All essay submissions must be sent electronically to infoisb@state.gov or via mail
- All essays must focus on the question presented in the most current edition of "Looking for Answers"
- Deadline for submission of essays is the 25th of every month.
- All submissions must include the submitter's complete name, telephone number and home or work address.
- Essays will be published in the forthcoming editions of Khabr-o-Nazar.
- Winner will receive a prize mailed to their indicated address.

"جواب کی تلاش" ہمارے قارئین کو اُن مختلف موضوعات پر تبصرہ اور اپنی آراء میں شریک کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے جو ہماری دنیا کی صورت گری کرتے ہیں۔ ہر شمارہ میں ہم اپنے قارئین سے ایک سوال کرتے ہیں تاکہ وہ ایک مختصر مضمون کی شکل میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ موصول ہونے والے تمام مضامین کا امریکی سفارتخانہ کا شعبہ امور عامہ کا عملہ جائزہ لے گا۔ ہر ماہ دو جیتنے والے مضمون نگاروں کا انتخاب کیا جائے گا اور خبر و نظر کے آئندہ شمارہ میں ان کی فکری کاوش شائع کی جائے گی۔ جیتنے والوں کو شعبہ امور عامہ کی جانب سے ایک انعام دیا جائے گا۔ دو منتخب مضامین کے علاوہ مزید تین قابل ذکر مضامین کا بھی تذکرہ کیا جائے گا اور انہیں اسناد دی جائیں گی۔

مضامین بھیجنے کے درج ذیل قواعد وضوابط ہیں:

- مضمون اڑھائی سو الفاظ سے زیادہ طویل نہیں ہونا چاہیئے۔
- تمام مضامین ای میل کے ذریعہ infoisb@state.gov یا بذریعہ ڈاک بھیجے جا سکتے ہیں۔
- تمام مضامین تازہ ترین شمارہ میں پوچھے گئے سوال کو مدنظر رکھ کر تحریر کیے جائیں۔
- مضمون موصول ہونے کی آخری تاریخ ہر مہینے کی 25 تاریخ ہے۔
- تمام مضامین کے ساتھ مضمون نگار کا پورا نام، ٹیلی فون نمبر اور گھر یا دفتر کا پتہ درج ہونا ضروری ہے۔
- مضامین خبر و نظر کے آئندہ شماروں میں شائع کیے جائیں گے۔
- کامیاب مضمون نگار کو دیئے گئے پتے پر انعام بذریعہ ڈاک بھیجا جائے گا۔

Question of the Month

What are the main issues/challenges facing Pakistani women in the twenty-first century?

اس ماہ کا سوال

اکیسویں صدی میں پاکستان کی خواتین کو کن بنیادی مسائل یا چیلنجوں کا سامنا ہے؟

CELEBRATING INTERNATIONAL WOMEN'S DAY

By: **Hillary Clinton,**
Secretary of State

عالمی یومِ خواتین

تحریر: **ہیلری کلنٹن**

وزیر خارجہ، ریاست ہائے متحدہ امریکہ

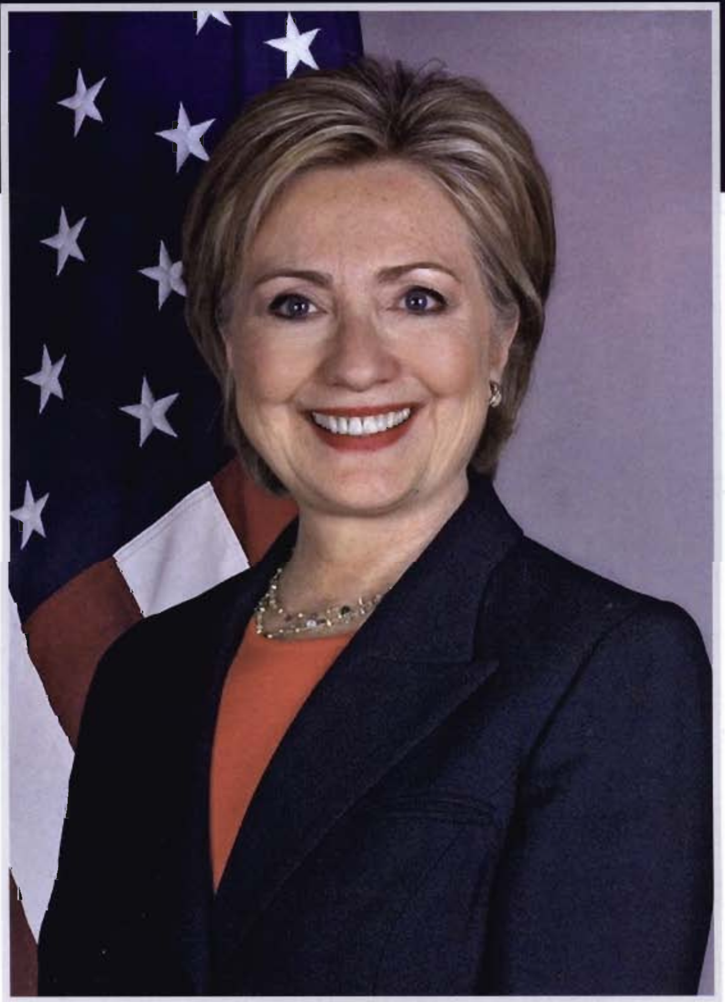

On a trip to China eleven years ago, I met with women activists who told me about their efforts to advance conditions for women in their country. They offered a vivid portrait of the challenges women faced: employment discrimination, inadequate health care, domestic violence, antiquated laws that hindered women's progress.

I met some of those women again a few weeks ago, during my first trip to Asia as Secretary of State. This time, I heard about the progress that has been made in the past decade. But even with some important steps forward, these Chinese women left no doubt that obstacles and inequities still remain, much as they do in many parts of the world.

I've heard stories like theirs on every continent, as women seek opportunities to participate fully in the political, economic and cultural lives of their countries. And on March 8, as we celebrate International Women's Day, we have a chance to take stock of both the progress we've made and the challenges that remain—and to think about the vital role that women must

گیارہ سال پہلے چین کے دورے کے موقع پر میری ملاقات وہاں ایسی خواتین سے ہوئی، جنہوں نے چین میں خواتین کے حالات بہتر بنانے کے لئے اپنی کوششوں کے بارے میں بتایا۔انھوں نے ان چیلنجوں کی ایک واضح تصویر پیش کی، جو خواتین کو درپیش تھے، مثلاً روزگار میں امتیازی سلوک، صحت کی ناکافی سہولیات، گھریلو تشدد اور خواتین کی ترقی کی راہ میں حائل فرسودہ قوانین۔

چند ہفتے پہلے بطور وزیر خارجہ ایشیا کے اپنے پہلے دورے کے موقع پر ان میں سے بعض خواتین سے میری پھر ملاقات ہوئی۔انھوں نے مجھے اُس پیشرفت کے بارے میں بتایا، جو گزشتہ ایک عشرے کے دوران ہوئی ہے، تاہم کہا کہ بعض اہم اقدامات کے باوجود چینی خواتین کے لئے رکاوٹیں اور عدم مساوات اب بھی موجود ہے۔یہی حال دنیا کے اور بہت سے حصوں کا ہے۔

میں نے اس طرح کی کہانیاں ہر براعظم میں سُنی ہیں کہ جب خواتین سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی زندگی میں پوری طرح حصہ لینے کی کوشش کرتی ہیں تو انھیں کس طرح مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔8 مارچ کو، جب کہ ہم عالمی یوم خواتین منا رہے ہیں، ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہم نے کتنی پیشرفت کی ہے اور ابھی کتنے چیلنج باقی ہیں اور یہ سوچنا چاہئے کہ 21 ویں صدی کے پیچیدہ عالمی مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے خواتین کو کتنا اہم کردار ادا کرنا ہے۔

ہمیں جن چیلنجوں کا سامنا ہے، وہ اتنے بڑے اور اتنے پیچیدہ ہیں کہ خواتین کی مکمل شرکت کے بغیر حل نہیں ہو سکتے اس وقت ہم جس اقتصادی بحران سے گزر رہے ہیں اور دہشت گردی اور ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ، خاندانوں اور معاشروں کو تباہ کرنے والی علاقائی جنگوں، ماحولیاتی تبدیلی، بیماری اور بدامنی کی صورت میں جن خطرات کا سامنا ہے، ان کا تقاضا ہے کہ خواتین کے حقوق بہتر بنائے جائیں جو نہ صرف ایک مسلسل اخلاقی ذمہ داری ہے بلکہ ایک ضرورت بھی ہے۔

ہمیں جو طرح طرح کے چیلنج درپیش ہیں اُن کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہم اپنی بھرپور صلاحیتوں اور تمام تر وسائل کو کام میں لائیں اور ان کا مقابلہ کریں۔نیم دلانہ اور ادھورے اقدامات سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا لیکن اکثر یہی ہوتا ہے کہ ان مسائل پر اور بہت سے دوسرے مسائل پر قابو پانے کی کوششیں کرتے وقت آدھی دنیا کو اپنا کردار ادا کرنے کا کوئی موقع نہیں دیا جاتا۔

آج گزشتہ نسلوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ تعداد میں خواتین سرکاری عہدوں، تجارتی اداروں اور غیر سرکاری تنظیموں کی سربراہی کر رہی ہیں، لیکن اس حقیقت کا ایک دوسرا رُخ بھی ہے کہ دنیا میں غریبوں کی تعداد

play in helping to solve the complex global challenges of the 21st century.

The problems we face today are too big and too complex to be solved without the full participation of women. Strengthening women's rights is not only a continuing moral obligation—it is also a necessity as we face a global economic crisis, the spread of terrorism and nuclear weapons, regional conflicts that threaten families and communities, and climate change and the dangers it presents to the world's health and security.

These challenges demand everything we've got. We will not solve them through half measures. And yet too often, on these issues and many more, half the world is left behind.

Today, more women are leading governments, businesses, and non-governmental organizations than in previous generations. But that good news has a flip side. Women still comprise the majority of the world's poor, unfed and unschooled. They are still subjected to rape as a tactic of war and exploited by traffickers globally in a billion dollar criminal business.

Honor killings, maiming, female genital mutilation, and other violent and degrading practices that target women are still tolerated in too many places today. Just a few months ago, a young girl in Afghanistan was on her way to school when a group of men threw acid in her face, permanently damaging her eyes, because they objected to her seeking an education. Their attempt to terrorize the girl and her family failed. She said, "My parents told me to keep coming to school even if I am killed."

That young girl's courage and resolve should serve as an inspiration to all of us—women and men—to continue to work as hard as we can to ensure that girls and women are accorded the rights and opportunities they deserve.

Especially in the midst of this financial crisis, we must remember what a growing body of research tells us: Supporting women is a high-yield investment, resulting in stronger economies, more vibrant civil societies, healthier communities, and greater peace and stability. And investing in women is a way to support future generations; women spend much more of their incomes on food, medicine and schooling for children.

Even in developed nations, the full economic power of women is far from being realized. Women in many countries continue to earn much less than men for doing the same jobs—a gap that President Obama took a step toward closing in the United States this year, when he signed the Lilly Ledbetter Fair Pay Act, which strengthens women's ability to challenge unequal pay.

Women need to be given the chance to work for fair wages, access credit and launch businesses. They deserve equity in the political sphere, with equal access at the voting booth and the freedom to petition their government and run for office. They have a right to health care for themselves and their families, and a right to send their children to school—their sons and their daughters. And they have a vital role to play in establishing peace and stability worldwide. In regions torn apart by war, it is often the women who find a way to reach across differences and discover common ground.

As I travel around the world in my new role, I will keep in mind the women I've already met on every continent—women who have struggled against extraordinary odds to change laws so they can own property, have rights in marriage, go to school, support their families—even serve as peacekeepers.

And I will be a vocal advocate—working with my counterparts in other nations, as well as non-governmental organizations, businesses and individuals—to keep pressing forward on these issues. Realizing the full potential and promise of women and girls is not only a matter of justice. It is a matter of enhancing global peace, progress, and prosperity for generations to come.

کی اکثریت خواتین پر مشتمل ہے جو خوراک اور تعلیم کی کمی کا بھی شکار ہیں۔ خواتین کی بے حُرمتی کو اب بھی جنگی حربے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ عالمی اسمگلر خواتین کو اسمگل کرتے ہیں جو کہ ایک ارب ڈالر کا غیر قانونی کاروبار بن چکا ہے۔

غیرت کے نام پر خواتین کو قتل کرنا، معذور بنا دینا، ان کے پوشیدہ اعضا مسخ کرنا اور ان پر تشدد اور دوسرے تذلیل آمیز حربے آزمانا، آج بھی بہت سی جگہوں پر روا رکھا جا رہا ہے۔ چند ماہ پہلے کا واقعہ ہے افغانستان میں ایک لڑکی اسکول جارہی تھی کہ کچھ لوگوں نے اس کے منہ پر تیزاب پھینک دیا، جس سے اس کی بینائی مستقل طور پر متاثر ہوگئی۔ وجہ یہ تھی کہ ملزمان لڑکیوں کی تعلیم کے خلاف تھے۔ لیکن اس لڑکی اور اس کے خاندان کو دہشت زدہ کرنے کی کوشش ناکام ہوگئی۔ اس لڑکی نے کہا: ''میرے والدین نے مجھے کہا ہے آپ اسکول جاتی رہیں، خواہ جان کا خطرہ کیوں نہ ہو۔''

اس لڑکی کا حوصلہ اور ہمت ہم سب مرد و خواتین کے لئے تقویت کا باعث ہونا چاہئے اور ہمیں یہ عزم کرنا چاہئے کہ ہم حتی الامکان کوششیں جاری رکھیں گے تاکہ بچیوں اور خواتین کو ان کے وہ حقوق اور وہ مواقع ملیں، جن کی وہ حقدار ہیں۔

ہمیں خصوصاً موجودہ معاشی بحران کے پیش نظر، یہ حقیقت یاد رکھنی چاہئے کہ تحقیق ہمیں کیا بتاتی ہے۔ خواتین کو مواقع فراہم کرنا، بہت منافع بخش سرمایہ کاری ہے۔ اس سے معیشت مضبوط ہوتی ہے، فعال سول سوسائٹی اور صحتمند معاشرہ وجود میں آتا ہے اور امن و استحکام میں مدد ملتی ہے۔ خواتین پر سرمایہ کاری کرنا آنے والی نسلوں پر سرمایہ کاری کرنے کے مترادف ہے کیونکہ خواتین مردوں کے مقابلے میں اپنی آمدن کا زیادہ حصہ خوراک، ادویات اور اپنے بچوں کی تعلیم پر خرچ کرتی ہیں۔

ترقی یافتہ اقوام میں بھی خواتین کو ابھی مکمل اقتصادی آزادی حاصل نہیں۔ وہاں بھی کئی ملکوں میں ایک ہی طرح کے کام پر خواتین کو مردوں کے مقابلے میں کم اجرت ملتی ہے۔ صدر اوباما نے امریکہ میں اس خلا کو پُر کرنے کے لئے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ انھوں نے للّی لیڈ بیٹر فیئر پے ایکٹ پر دستخط کئے ہیں، جس کا مقصد یہ ہے کہ خواتین کی صلاحیت بڑھائی جائے تاکہ وہ غیر مساوی تنخواہ کو چیلنج کر سکیں۔

خواتین کو اپنے کام کی معقول اجرت وصول کرنے، قرضہ لینے اور کاروبار شروع کرنے کا موقع ملنا چاہئے۔ وہ سیاسی شعبے میں بھی مساوات کی حقدار ہیں۔ انھیں ووٹنگ بوتھ تک برابر کی رسائی، حکومت سے درخواست کرنے اور دادرسی کے لئے آزادی اور عوامی عہدہ کے لئے الیکشن لڑنے کے برابر کے مواقع حاصل ہوں۔ انھیں اپنے لئے اور اہل خاندان کے لئے علاج معالجے کا حق ملنا چاہئے اور اپنے بچوں بیٹیوں اور بیٹوں دونوں کو اسکول بھیجنے کا حق حاصل ہونا چاہئے۔ اور اُن کا عالمی امن اور استحکام کے قیام میں بھی اہم کردار ہے۔ ایسے علاقوں میں، جو جنگوں سے تباہ ہو چکے ہیں، وہاں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خواتین اختلافات پر قابو پانے اور اتفاق رائے پیدا کرنے کا کوئی طریقہ نکال لیتی ہیں۔

میں اپنے نئے منصب کی ضرورت کے تحت جب دنیا کے مختلف ملکوں میں جاؤں گی تو ان خواتین کو ذہن میں رکھوں گی، جن سے میں ہر براعظم میں مل چکی ہوں۔ ایسی خواتین، جو تمام تر مشکلات کے باوجود جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں تاکہ قوانین تبدیل ہوں اور انھیں جائیداد رکھنے، اپنی ازدواجی زندگی میں حقوق، تعلیم حاصل کرنے، اپنے خاندان کی دیکھ بھال کرنے اور امن کارکنوں کے طور پر کام کرنے کا حق حاصل ہو۔

میں دوسرے ملکوں کے اپنے ہم منصب عہدیداروں اور غیر سرکاری تنظیموں، تجارتی اداروں اور افراد کے ساتھ مل کر اپنی آواز بلند کرتی رہوں گی تاکہ خواتین کے تمام مسائل پر توجہ دی جاتی رہے۔ بچیوں اور خواتین کی مکمل صلاحیتوں کو بروئے کار لانا محض انصاف کا تقاضا نہیں، یہ عالمی امن، ترقی اور آنے والی نسلوں کی خوشحالی کا معاملہ ہے۔

Muslim Women in America a Diverse Group

Scholar Says

Abdrabboh cites freedom to make choices about religious observance

By Louise Fenner
USINFO Staff Writer

Fatina Abdrabboh (Photo courtesy of Fatina Abdrabboh)

Washington – The diversity of Muslim women in America "is a testament" to the freedom of choice they are able to exercise in their religious observance, says Fatina Abdrabboh, a graduate student of Islamic studies and international security at Harvard University in Massachusetts.

Abdrabboh, who wears the hijab (traditional headscarf), said American culture allows everyone to be "who you want to be and whatever you want to be."

Speaking in a State Department-sponsored webchat with participants from the United States and 17 other countries, Abdrabboh said Muslim women vary widely in their background, religious expression and political beliefs.

"The diversity of Muslim women in America is a testament to the extent to which they have agency and choice in their religious observance," said Abdrabboh.

"For the vast majority of Muslim women who wear hijabs in America, there does not appear to be any problems, both in the university and in the workforce," she said, noting that women who wear the hijab are employed by the federal government, corporations "and every sector of the work force, from teachers to service providers."

"In fact, many young Muslim women in America take pride in their choice to cover their hair, and the freedom

امریکہ میں مسلم خواتین کا متنوع گروپ

مذہبی عقائد کے انتخاب میں مکمل آزادی

واشنگٹن---فطینہ عبدر بو میساچوسیٹس کی ہارورڈ یونیورسٹی کی اسلامیات اور بین الاقوامی سلامتی کی گریجویٹ ہیں۔ وہ کہتی ہیں، امریکہ میں مسلم خواتین ہر شعبہ زندگی میں کام کر رہی ہیں اور انھیں اپنے مذہب پر عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی۔ عبدر بو، جو حجاب پہنتی ہیں، کہتی ہیں کہ امریکی ثقافت آپ کو اپنی زندگی اور عقائد کی راہ متعین کرنے کی مکمل آزادی دیتی ہے۔ محکمہ خارجہ کے تحت ویب چیٹ میں حصہ لیتے ہوئے، جس میں امریکہ اور 17 دوسرے ملکوں کے دانشوروں نے شرکت کی، عبدر بو نے کہا مسلم خواتین کا پس منظر ایک دوسرے سے بڑا مختلف ہوتا ہے اور اسی طرح ان کے مذہبی اور سیاسی نظریات میں بھی بہت تنوع پایا جاتا ہے۔ ''امریکہ میں مسلم خواتین کا تنوع اس بات کا ثبوت ہے کہ انھیں مذہبی عقائد کا انتخاب کرنے اور ان پر عمل کرنے میں کتنی آزادی ہے۔''

''مسلم خواتین کی اکثریت کو، جو امریکہ میں حجاب پہنتی ہیں، کوئی مسئلہ پیش نہیں آتا۔ وہ یونیورسٹی میں اور دفاتر میں، وفاقی حکومت کے اداروں میں، پرائیویٹ محکموں میں، ٹیچر سے لے کر اعلیٰ عہدوں تک ہر جگہ کام کر رہی ہیں۔''

to express such a choice in this country," she said.

Abdrabboh, the head of the Muslim Student Organization at Harvard's John F. Kennedy School of Government, was born and raised in Dearborn, Michigan. In June 2006, she participated in a 10-day State Department-sponsored traveling speaker program in Niger to discuss her research on Islam and life as a Muslim woman in America.

She said there are some 2,000 mosques in the United States and a Muslim population estimated at 7 million to 9 million. They include immigrants from the Middle East, South Asia and elsewhere, their children and grandchildren, and African-American Muslims.

"These all contribute to the richness and complexity of the identity and psyche of the American Muslim woman," Abdrabboh said.

She also cited the wide variety of U.S. Muslim women's groups dealing with humanitarian issues, prevention of domestic violence, gender equality and other challenges. "Most important, there are a rising number of women-initiated and women-led federations," Abdrabboh said. "I think it's crucial that Muslim women all over the world learn from other women's struggles and combine efforts," she added. Abdrabboh also stressed that "the struggle for women's equality is not a Muslim thing" and that "gender justice is a principle that we should all strive to perfect."

Many Americans are very interested in learning about "Islam in general, the Middle East, Arab and Muslim culture," she said, "and [I] have managed to entertain this opportunity engaging everyone and anyone who is curious."

According to Abdrabboh, there are advantages to being a Muslim woman in the United States, including the opportunity to answer the many "social, political and intellectual questions" that Americans have. Because the United States offers the opportunity for free expression, Muslim women have the ability to dispel myths and stereotypes, she said.

Abdrabboh also cited rising interest in Arabic classes at Harvard and other institutions. This includes various dialects "from Levantine Arabic to colloquial Egyptian Arabic" as well as modern standard Arabic and classical Arabic, she said.

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ میں بہت سی نوجوان مسلم خواتین اپنی مرضی سے حجاب پہنتی ہیں، جس پر وہ فخر محسوس کرتی ہیں اور اس انتخاب پر آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کرتی ہیں۔ عبدربو ہارورڈ کے جان ایف کینیڈی اسکول آف گورنمنٹ کی مسلم اسٹوڈنٹس تنظیم کی سربراہ ہیں۔ وہ ڈیئربورن، مشی گن میں پیدا ہوئیں اور وہیں پرورش پائی۔ جون 2006 میں انھوں نے نائیجر میں 10 روزہ گشتی مقرر کے پروگرام میں بھی حصہ لیا تھا، جس کا انتظام محکمہ خارجہ نے کیا تھا۔ اس پروگرام میں انھوں نے امریکی مسلم خاتون کی حیثیت سے امریکی طرز زندگی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ میں تقریباً 2,000 مسجدیں ہیں اور مسلمانوں کی تعداد 7 سے 9 ملین تک ہے۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں، جو مشرق وسطیٰ، جنوبی ایشیا اور دنیا کے دوسرے حصوں سے آئے ہیں۔ ان میں ان کے بچے، بچوں کے بچے اور افریقی امریکی مسلمان بھی شامل ہیں۔ یہ تمام لوگ امریکہ کی مسلم خواتین کی شناخت اور تشخص کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہیں۔ انھوں نے امریکی مسلم خواتین کی ان بہت سی تنظیموں کا بھی ذکر کیا، جو خواتین کے مسائل، گھریلو تشدد، صنفی مساوات اور دوسرے مسائل پر قابو پانے کے لئے کام کر رہی ہیں۔ ''ایسی بہت سی تنظیمیں ہیں، جو خواتین کی کوششوں سے قائم کی گئی ہیں اور جن کی سربراہی بھی خواتین کر رہی ہیں۔''

''میں سمجھتی ہوں یہ بات بہت اہم ہے کہ دنیا بھر کی مسلم خواتین دوسری خواتین کی جدوجہد سے سبق حاصل کریں اور مل جل کر کام کریں۔'' انھوں نے کہا کہ ''خواتین کے لئے برابر کے حقوق حاصل کرنا محض مسلمانوں کا مسئلہ نہیں، اس کے لئے تمام لوگوں کو جدوجہد کرنا ہوگی۔ اسی طرح صنفی انصاف ایک ایسا اصول ہے، جس کے لئے بلا لحاظ مذہبی عقائد، سب کو مل جل کر کام کرنا ہوگا۔''

''بہت سے امریکی اسلام کے بارے میں اور خصوصاً مشرق وسطیٰ، عرب اور مسلم کلچر کے بارے میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ مجھے جب بھی موقع ملتا ہے، میں انھیں اس کے بارے میں بتاتی رہتی ہوں۔'' عبدربو کے مطابق امریکہ میں مسلم خاتون ہونے کے کئی فائدے بھی ہیں، مثلاً امریکیوں کے ذہنوں میں جو بہت سے سیاسی، سماجی اور علمی سوالات ہوتے ہیں، مسلم خواتین ان کا جواب دے سکتی ہیں۔ چونکہ امریکہ میں اظہار رائے کی مکمل آزادی ہے، اس لئے مسلم خواتین پوری آزادی سے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں فرسودہ خیالات اور غلط فہمیوں کا ازالہ کر سکتی ہیں۔ عبدربو نے بتایا کہ ہارورڈ اور دوسرے تعلیمی اداروں میں عربی زبان سیکھنے میں بہت دلچسپی لی جا رہی ہے۔ عربی زبان کے کئی لہجے ہیں، جن کا مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ ان میں مشرقی بحیرہ روم کی عربی سے لے کر روزمرہ کی مصری عربی تک اور قدیم عربی سے لے کر جدید اور معیاری عربی تک شامل ہے۔

Ambassador
Anne W. Patterson's
interview with
AVT Khyber News

"The **Status of Women** in Conflict Areas"

اے وی ٹی خیبر نیوز کے ساتھ
سفیر امریکہ این ڈبلیو پیٹرسن
کے انٹرویو کے اقتباسات

"شورش زدہ علاقوں میں
خواتین کا سماجی رتبہ"

The following are excerpts from Ambassador Anne. W. Patterson's interview with AVT Khyber conducted by anchor Shaista Khan on January 27, 2009

ذیل میں امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کا اے وی ٹی خیبر کی میزبان شائستہ خان کو دیئے گئے انٹرویو کے اہم اقتباسات دیئے گئے ہیں:

Khan: ***Thank you so much Madam Ambassador for being with us. We have a focused topic for this interview and that is the status of women in the areas riddled with conflict. Women are the most vulnerable and consequently the most effected segment of the society in a conflict. How, Madam Ambassador, do you see the status of women in the areas riddled with conflict like Pakistani tribal areas, N.W.F.P and border areas of Afghanistan?***

Patterson: Well as you said, women and children are always the most vulnerable population effected by any conflict and there had been a number of international studies done on that. So there is absolutely no question about that. Yesterday, I visited for instance Kacha Garhi IDP camp, and there is no question that the women and children have been most affected by their displacement. Their health suffers, their education suffers, some of the camp administrators mentioned to us that they had people in camps who were suffering from psycho-social disorders which is hardly surprising when people are disrupted from their lives. The international community has to, as we say, step up the fight to help the Government of Pakistan and the provincial government address this issue.

Khan: ***What is the U.S. government specifically doing to avoid damage to the conflict zone?***

Patterson: Well, we have a number of projects so let me start with the internally displaced. We provide ten million dollars directly to IDPs; we are major funders, along with some of the U.N. organizations and other international organizations helping in the camps. And then we have projects to help the people once they get back to the areas, their home villages.

میزبان: مادام سفیر آپ کی آمد کا بے حد شکریہ۔ ہمارا اس انٹرویو کے لئے ایک خاص موضوع ہے اور وہ ہے جنگ زدہ علاقوں میں خواتین کے حالات۔ چونکہ خواتین معاشرہ کا سب سے کمزور طبقہ ہوتی ہیں اس لئے وہ شورش زدہ علاقوں میں بھی سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ پاکستان کے صوبہ سرحد کے قبائلی علاقوں اور افغانستان سے ملحقہ علاقوں میں، جو شورش کا شکار ہیں، خواتین کی حیثیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سفیر پیٹرسن: جیسا کہ آپ نے کہا جہاں بھی لڑائی ہو، خواتین اور بچے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی جائزوں سے بھی یہی بات ثابت ہو چکی ہے۔ لہٰذا اس بارے میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں کی کہ خواتین اور بچوں کو سب سے زیادہ مصیبتیں اٹھانا پڑتی ہیں۔ مثال کے طور پر میں نے گزشتہ روز کچا گڑھی کیمپ کا دورہ کیا، جہاں بے گھر ہونے والے لوگوں کو رکھا گیا ہے۔ وہاں خواتین اور بچے ہی سب سے زیادہ متاثر نظر آئے۔ ان کی صحت اور تعلیم متاثر ہوئی ہے۔ کیمپوں کے بعض منتظمین نے ہمیں بتایا کہ کیمپوں میں کئی لوگ نفسیاتی اور سماجی مسائل کا شکار ہیں۔ اور یہ کوئی حیرت کی بات بھی نہیں، کیونکہ جب لوگوں کی روزمرہ کی زندگی میں خلل پڑتا ہے تو وہ اس طرح کے مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔ ہم بین الاقوامی برادری، حکومت پاکستان اور صوبائی حکومت بھی اس بات پر توجہ دے رہی ہے۔

میزبان: حکومت امریکہ جنگ زدہ علاقے میں لوگوں کو نقصانات سے بچانے کے لئے کیا کر رہی ہے؟

سفیر پیٹرسن: ہم نے اس مقصد کے لئے متعدد منصوبے شروع کر رکھے ہیں تا کہ بے گھر ہونے والے

لوگوں کی دیکھ بھال کی جاسکے۔ہم ان بے گھر لوگوں کے لئے براہ راست دس ملین ڈالر فراہم کررہے ہیں۔اس کے علاوہ کیمپوں میں اقوام متحدہ کے ادارے اور دوسرے بین الاقوامی ادارے جو امدادی کام کررہے ہیں، ان کو بھی ہم سب سے زیادہ فنڈز دے رہے ہیں۔ہم ایسے منصوبوں پر بھی کام کر رہے ہیں، جن کے ذریعے گھروں کو واپس جانے والے لوگوں کی مدد کی جاسکے۔بعض منصوبوں پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔میں نے آپ کے گورنر، وزیراعلیٰ، اسپیکر اور دوسرے لیڈروں سے آج

بھی ان منصوبوں کے بارے میں بات کی ہے تاکہ بے گھر لوگ جب گھروں کو واپس جائیں تو وہ اپنی زندگیاں دوبارہ شروع کرسکیں اور کامیابی سے دوبارہ معاشرے کا حصہ بن سکیں۔

میزبان: مسلسل لڑائی سے ان علاقوں میں عورتوں کے لئے روزگار کے مواقع کم ہورہے ہیں۔ کیا آپ ان علاقوں میں عورتوں اور بچوں کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنے کے لئے کسی خاص منصوبہ پر کام کررہی ہیں؟

سفیر پیٹرسن: ہاں ہم بعض منصوبوں پر کام کررہے ہیں جن میں سے بعض تعمیرنو کے علاقوں میں ہیں جس کے بارے میں ہمیں امید ہے کہ کانگریس جلد ہی قانون پاس کردے گی اور ان کے ذریعہ عورتوں کو تربیت دی جائے گی۔چونکہ انہیں ثقافتی طور پر گھروں کے اندر ہی رہنا ہوتا ہے اس لئے وہ گھروں

We have some of those projects already set up, but I was talking to the Governor, to your Chief Minister, your Speaker and others today about projects that we might implement so people would go home and reintegrate into their communities more successfully.

Khan: ***Due to ongoing conflict, unemployment opportunities are diminishing for women in these regions. Do you have any specific plans for providing maximum opportunities for women and children in these areas?***

Patterson: Yes, We have some programs that would be associated with the reconstruction opportunity zones which we hope, Congress would take up shortly. These programs would train women. Culturally they may have to live at home in order to do this work but they can do their work at home and then provide that to the factory that would be exported to the United States.

Khan: ***We have heard that the U.S. is spending a lot on the development of the region; rather the U.S. is committing large funds for the development of the entire region which straggles across the Durand line. What percentage to the total amount is planned to be spent for the well being of women and children?***

Patterson: Well we have a program now that is about $750 million over five years and that I think would be substantially increased. We are optimistic that we would get additional resources with the new administration. It's hard to tell exactly how much goes to benefit women and the children because of course they benefit when the male members of their family find a job and that's one of the principal objectives of our programs to provide employment particularly for young males. We have a very ambitious program for maternal and child health and for basic health education. We are going to start a program designed for education of girls and we expect that program to be very substantially underway in about a year's time. So we have a number of projects planned directly to benefit women and children plus the overall projects that would benefit the entire family.

Khan: ***Continued conflicts and underdevelopment affect the women and children more than anybody else. Do we expect any specific project for the women of the entire region?***

Patterson: Yes, one of the main projects. The rate of maternal and infant mortality in Pakistan and particularly in these areas of the country has been historically quite high. So this project deals in training lady health workers and not just in the tribal areas or NWFP but also throughout the country and that will have a very dramatic effect as it has elsewhere in the world for bringing down the maternal mortality. This is called PAIMAN and it would be throughout the country and we would spend several hundred million dollars by the end of the day on this project.

Khan: ***Madam Ambassador, how do you see the future of Pakistan?***

Patterson: Well as I mentioned, I see number of positive things underway here. Pakistan unfortunately, like the rest of us, was hit by global economic crisis, the rise in food prices, the rise in oil prices. So I think that your current

میں رہ کر کام کرسکیں گی اور اپنی دستکاری فیکٹریوں کو فراہم کریں گی جہاں سے انہیں امریکہ برآمد کیا جائے گا۔

میزبان: ہم نے سنا ہے امریکہ علاقے کی ترقی کے لئے بھی بہت کچھ خرچ کر رہا ہے۔ بلکہ امریکہ ڈیورنڈ لائن کے دونوں طرف کے علاقے کی ترقی کے لئے بڑے پیمانے پر رقم دے رہا ہے۔ اس میں سے کتنے فیصد رقم خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہے؟

سفیر پیٹرسن: ہم تقریباً 750 ملین ڈالر کے پروگرام پر کام کر رہے ہیں، جو پانچ سال کے عرصے پر محیط ہوگا اور میرا خیال ہے اس میں خاصا اضافہ کیا جائے گا۔ ہمیں امید ہے نئی امریکی انتظامیہ کی طرف سے ہمیں اضافی وسائل مل جائیں گے۔ صحیح رقم تو بتانا مشکل ہے کہ خواتین اور بچوں کے لئے کتنی رقم ہوگی۔ تاہم یہ ضرور ہے کہ جب خاندان کے مَردوں کو روزگار ملتا ہے تو خواتین اور بچوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ ہمارے پروگرم کا ایک بڑا مقصد بھی یہی ہے کہ خاص طور پر نوجوان مَردوں کے لئے روزگار پیدا کیا جائے۔ زچہ و بچہ کی صحت کے لئے ہمارا ایک بڑا پروگرام ہے۔ بنیادی صحت کی تعلیم کے لئے۔ ہم لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک پروگرام شروع کر رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ایک سال تک اس پروگرام پر خاصا کام ہو چکا ہوگا۔ ہمارے متعدد منصوبے ہیں، جن سے براہ راست خواتین اور بچوں کو فائدہ پہنچے گا اور ایسے منصوبے بھی ہیں، جن سے پورے خاندان کو فائدہ پہنچے گا۔

میزبان: اچھا، لڑائی اور پسماندگی دوسرے لوگوں کے مقابلے میں خواتین اور بچوں کو کہیں زیادہ متاثر کرتی ہے، تو کیا ہم توقع رکھیں پورے علاقے کی خواتین کے لئے مخصوص منصوبوں کی؟

سفیر پیٹرسن: ایک بڑا منصوبہ، جس کا دوسرے ملکوں میں بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے، وہ ہے زچہ و بچہ کی شرح اموات میں کمی کرنا۔ پاکستان میں اور خاص طور پر قبائلی علاقوں میں زچہ و بچہ کی شرح اموات ہمیشہ بہت زیادہ رہی ہے۔ اس منصوبے کے تحت لیڈی ہیلتھ ورکرز کو تربیت دی جائے گی، صرف قبائلی علاقوں اور صوبہ سرحد میں ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان میں۔ اس کا زبردست نتیجہ نکلے گا، جیسا کہ دنیا میں کئی اور جگہ پر دیکھنے میں آیا ہے زچہ و بچہ کی شرح اموات کم کرنے کے سلسلے میں۔ اس پروگرام کا نام ہے ''پیمان''۔ اس پر پورے ملک میں عمل کیا جائے گا اور ہم اس منصوبے پر کروڑوں ڈالر خرچ کریں گے۔

میزبان: میرا آخری سوال آپ سے یہ ہے کہ آپ پاکستان کا مستقبل کس طرح دیکھتی ہیں؟

سفیر پیٹرسن: میں یہاں کئی مثبت چیزیں دیکھ رہی ہوں۔ بدقسمتی سے پاکستان، ہماری طرح، عالمی اقتصادی بحران سے متاثر ہوا ہے، خوراک مہنگی ہوئی ہے۔ تیل مہنگا ہوا ہے۔ میں سمجھتی ہوں آپ کی موجودہ مشکلات، اقتصادی صورتحال کی وجہ سے زیادہ شدید ہوئی ہیں۔ تمام چیزوں کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ اب صورتحال میں استحکام آرہا ہے۔ آپ کے بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانی بڑے باصلاحیت اور خوشحال ہیں۔ وہ پاکستان میں اپنا سرمایہ لگا سکتے ہیں۔ غیرملکی سرمایہ کار بھی دوبارہ یہاں آسکتے ہیں، جس سے روزگار پیدا ہوگا۔ اس میں وقت لگے گا، لیکن میں سمجھتی ہوں یہ سب کچھ ممکن ہے۔ آپ کے پاس بڑی تعداد میں نوجوان اور پیداواری افرادی قوت موجود ہے، جو ایک مثبت علامت ہے۔ میں سمجھتی ہوں امن و امان کی صورتحال بہتر ہوتے ہی سرمایہ کار یہاں ضرور آئیں گے، جس سے روزگار پیدا ہوگا اور سرمایہ کاری ہوگی۔

میزبان: ہمیں امید ہے کہ آنے والے دنوں میں پاکستان اور امریکہ کے تعلقات بڑھیں گے۔

سفیر پیٹرسن: ہاں، مجھے پورا یقین ہے۔ آپ کا شکریہ!

میزبان: آپ کا بھی بے حد شکریہ!

difficulties are certainly been aggravated by the economic situation, that seems to be stabilizing. You have many talented and prosperous overseas Pakistanis to get them to invest in Pakistan and get foreign investors back, to generate jobs. All this would take time but I see it as entirely possible. You have a young and very productive population and you have, what we call as, very good demographics. So I think foreign investors would come back here as soon as the security situation stabilizes and that would be the key - job creation and investment.

Khan: ***We believe that the relationship between Pakistan and U.S. will grow more in coming days.***

Patterson: Yes I am convinced of it, thank you very much.

Khan: *Thank you!*

Women who helped shape America

Anne Hutchinson

A key figure in the study of the development of religious freedom in England's American colonies and the history of women in ministry

(1591-1643)

این ہچنسن

برطانیہ کی امریکی کالونیوں میں مذہبی آزادی کے فروغ اور کلیسا میں عورتوں کی تاریخ کے مطالعہ میں ایک کلیدی شخصیت

Margaret Corbin

The first American woman to fight in a war. She fought alongside her husband in the American Revolutionary War.

(1751-1800)

مارگریٹ کوربن

جنگ میں حصہ لینے والی پہلی امریکی خاتون۔ انہوں نے امریکی انقلاب کی لڑائی میں اپنے خاوند کے ہمراہ شرکت کی تھی۔

Sacagawea

An American-Indian woman who guided early American explorers (Lewis and Clark) though lands leading to the Pacific Coast of North America

(1786-1812)

ساکاگاویا

ایک ریڈانڈین خاتون جنہوں نے ابتدائی امریکی باشندوں (لوئیس اور کلارک) کی شمالی امریکہ کے بحرالکاہل کے ساحل کو جانے والے راستوں کی نشاندہی کی۔

Sojourner Truth

an American slave abolitionist and women's right activists.

(1797-1883)

سوجرنر ٹرتھ

ایک امریکی غلامی کے خاتمہ کی حامی خاتون جو عورتوں کے حقوق کی علمبردار تھیں۔

Bishop Ida Robinson

In 1924, Robison founded the Mount Sinai Holy Church of America. The organization is claimed to be the largest and oldest religious organization founded by an African American women.

(1891-1946)

بشپ ایڈا رابنسن

رابنسن نے 1924ء میں ماؤنٹ سینائے ہولی چرچ آف امریکہ کی داغ بیل ڈالی۔ یہ تنظیم ایک افریقی نژاد خاتون کی جانب سے قائم کی جانے والی سب سے بڑی اور قدیم ترین مذہبی تنظیم ہونے کی دعویدار ہے۔

Sandra Day O'Connor

is the first woman to serve on the U.S. Supreme Court. She served until 2006

(1930-Present)

سانڈرا او کونر

پہلی امریکی خاتون ہیں جنہوں نے امریکی سپریم کورٹ میں خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے 2006ء تک کام کیا۔

Geraldine Ferraro

Became the first women nominated for vice president by a major U.S. political party.

(1935-Present)

جیرالڈائن فیرارو

ایک بڑی امریکی سیاسی جماعت کی جانب سے نائب صدر کے عہدہ کے لئے پہلی خاتون امیدوار نامزد ہوئیں۔

امریکہ کی صورت گری میں کردار ادا کرنے والی خواتین

Elizabeth Stanton

an American social activist and leading figure of the early woman's movement

(1815-1902)

الیزبتھ اسٹین ٹن

ایک امریکی سماجی کارکن اور ابتدائی تحریکِ نسواں کی ممتاز شخصیت

Susan B. Anthony

A prominent American civil rights leader who played a pivotal role in the 19th century women's rights movement to introduce women's suffrage into the United States

(1829-1906)

سوسن انتھونی

امریکی شہری حقوق کی ایک ممتاز رہنما جو انیسویں صدی میں حقوق نسواں کی تحریک میں پیش پیش رہیں تا کہ امریکہ میں خواتین کو حق رائے دہندگی دلایا جائے۔

Mary McLeod Bethune

An American educator, civil rights leader and university founder. She also served the first African American female advisor to a U.S. President (Franklin Roosevelt).

(1875-1955)

میری میکلوڈ بیتھیون

ایک امریکی ماہر تعلیم، شہری حقوق کی رہنماء اور یونیورسٹی کی بانی۔ انہوں نے امریکی صدر روز ویلیٹ کی پہلی سیاہ فام خاتون مشیر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔

Jeannette Rakin

The first woman to be elected to the United States House of Representatives.

(1880-1973)

جینیٹ راکن

امریکی ایوان نمائندگان میں منتخب ہونے والی پہلی خاتون

Madeleine Albright

In 1997, Albright became the first woman U.S. Secretary of State. She is currently serving as a top advisor for President Obama in a working group on national security.

(1937-Present)

میڈیلین البرائیٹ

البرائیٹ 1997ء میں پہلی بار امریکہ میں ایک خاتون وزیر خارجہ بنیں۔ وہ فی الوقت صدر اوبامہ کے لئے کام کرنے والے قومی سلامتی کے ایک ورکنگ گروپ میں اعلیٰ ترین مشیر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

Wilma Mankiller

In 1985 Willma Mankiller was elected Chief of the Cherokee Nation. She became the first woman chief of an American-Indian Nation.

(1945-Present)

ولما مین کلر

ولما مین کلر نے 1985 میں چیروکی نیشن کی سردار منتخب ہوئیں۔ وہ امریکی ریڈ انڈین قوم کی پہلی خاتون سردار بنیں۔

Hillary Clinton

Secretary Clinton is the first "First Lady" to serve in a presidential cabinet as well as hold public office.

(1947-Present)

هلیری کلنٹن

وزیر خارجہ کلنٹن پہلی خاتون اول ہیں جو ایک سرکاری عہدہ کے ساتھ ساتھ صدارتی کابینہ میں بھی خدمات سرانجام دیں گی۔

Human Rights Activists High Tea

(Left to Right) Professor Dr. Khalida Ghaus, Barrister Shahida N. Jamil, Uzma Noorani, Dr. Habiba Hassan meeting with Public Affairs Officer Tracy R. Brown (center) at an afternoon high tea in Karachi.

(بائیں سے دائیں) پروفیسر ڈاکٹر خالدہ غوث، بیرسٹر شاہدہ این جمیل،
ٹریسی براؤن (پبلک افیئر ز آفیسر)، عظمی نورانی، ڈاکٹر حبیبہ حسن

انسانی حقوق کی علمبردار خواتین کے گروپ کی چائے کی محفل میں ملاقات

On Wednesday, February 4, a small group of female human rights activists joined Tracy R. Brown (Public Affairs Officer, U.S. Consulate Karachi) for an afternoon high tea. Though the event started quietly, the conversation became quite lively as the ladies openly shared their views and opinions. The discussion revolved around different forms of violence faced by women and children in society and efforts being taken by human rights groups not only to uncover, but to eliminate this stigma from society. Barrister Shahida N. Jamil led the debate with discussion of her experiences as former Federal Minister for Law, Justice and Human Rights. Others agreed with the Barrister that the Government of Pakistan has made progress in this respect by passing such legislations that protect human rights violation in Pakistan, but there still much needs to be done to strictly enforce these legislation. The laws are on the books, but unfortunately, the needed support, desire and will to implement such laws is still lacking.

The participants benefited from Usma Noorani's feedback on the activities and efforts of the Human Rights Commission of Pakistan. Ms. Noorani is also responsible for PANAH Shelter Home in Karachi, a shelter for battered women. Her efforts on behalf of such women are tireless as she pushed for greater government support of the disenfranchised. It was conceded that women's issues affect not only women; they have profound implications on all humankind. Women's issues are actually human rights issues. A community cannot successfully tackle the challenges confronting them without the full and equal participation of women in all aspects of life. Progress for women is inseparable from social and political progress of every society. When women are oppressed, denied freedom, and held back from opportunity, then the entire society suffers, not just its female members. The participants recognized the need for investing in human development to improve education, health, economic opportunity and political empowerment for Pakistani women.

The entire group comprised of women of great courage and motivation. They are making a significant contribution towards the betterment of Pakistani society.

4فروری بروز بدھ کو انسانی حقوق کی علمبردار خواتین کے ایک چھوٹے گروپ نے برانچ پبلک افیئرز آفیسر ٹریسی آر براؤن سے سہ پہر کی چائے پر ملاقات کی۔ اگرچہ اس ملاقات کی ابتداء خاموشی سے ہوئی لیکن بعد میں خواتین نے کھل کر تبادلہ خیال کیا۔ یہ بات چیت ہمارے معاشرے میں خواتین اور بچوں پر ہونے والے کئی طرح کے تشدد اور اسے بے نقاب کرنے اور معاشرے سے اس لعنت کے خاتمے کیلئے انسانی حقوق کی تنظیموں کی طرف سے کی جانے والے کوششوں کے بارے میں تھی۔ اس موقع پر بیرسٹر شاہدہ جمیل نے قانون، انصاف اور انسانی حقوق کی ایک سابق وزیر کی حیثیت سے اپنے تجربات کا اظہار کیا۔ دوسری خواتین نے بیرسٹر شاہدہ کی اس بات سے اتفاق کیا کہ حکومت پاکستان نے ملک میں انسانی حقوق کے تحفظ کے بارے میں قوانین منظور کر کے اس سلسلے میں پیش رفت کی ہے، تاہم ان قوانین کے موثر نفاذ کیلئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ یہ قوانین کتابوں میں تو موجود ہیں لیکن بدقسمتی سے ایسے قوانین کیلئے ضروری حمایت اور عزم و ارادے کا فقدان ہے۔

شرکاء کو پاکستان کے انسانی حقوق کے کمیشن کی سرگرمیوں اور کوششوں کے بارے میں عظمیٰ نورانی کا تبصرہ سننے کا موقع ملا۔ عظمیٰ نورانی، کراچی میں تشدد اور بدسلوکی کا شکار ہونے والی خواتین کو پناہ دینے سے متعلق 'پناہ شیلٹر ہوم' نامی تنظیم کی بھی سربراہ ہیں۔ ایسی خواتین کی طرف سے ان کی انتھک کوششیں جاری ہیں کیونکہ وہ حقوق سے محروم خواتین کو زیادہ سے زیادہ سرکاری امداد دلانے کیلئے کوشاں ہیں۔ یہ بات تسلیم کی گئی کہ خواتین کے مسائل سے نہ صرف خواتین متاثر ہوتی ہیں بلکہ تمام انسانوں پر ان کے سنگین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ خواتین کے مسائل درحقیقت انسانی حقوق کے مسائل ہیں۔ معاشرہ، زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین کی مکمل اور مساوی شرکت کے بغیر انہیں درپیش چیلنجوں سے کامیابی کے ساتھ نہیں نمٹ سکتا۔ خواتین کی ترقی کو کسی بھی معاشرے کی سماجی اور سیاسی ترقی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ جب خواتین پر ظلم ڈھائے جاتے ہیں اور انہیں آزادی اور مواقع سے محروم رکھا جاتا ہے تو اس کا نقصان صرف خواتین کو نہیں بلکہ پورے معاشرے کو ہوتا ہے۔ شرکاء نے اس بات کی ضرورت کو تسلیم کیا کہ پاکستانی خواتین کیلئے تعلیم اور صحت کی سہولتوں اور اقتصادی مواقع کی بہتری کے علاوہ انہیں سیاسی لحاظ سے بااختیار بنانے کیلئے انسانی وسائل کی ترقی کے شعبے میں سرمایہ کاری کی جانی چاہیئے۔

گروپ میں شامل تمام خواتین حوصلہ مند اور پرجوش تھیں جو پاکستانی معاشرے کی بہتری کیلئے نمایاں خدمات انجام دے رہی ہیں۔

U.S. Special Representative Holds Consultations in Pakistan

Security cooperation, development aid key to stabilizing region

Source: www.america.gov
By David McKeeby
Staff Writer

(PID Photo)

Washington – President Obama's special representative for Pakistan and Afghanistan has launched consultations with Pakistani leaders in Islamabad on ways to work together more effectively to strengthen security and promote new economic opportunities.

"I am here to listen and learn the ground realities in this critically important country," Ambassador Richard Holbrooke said in a February 9 statement issued by the U.S. Embassy in Islamabad. "The United States looks forward to reviewing our policies and renewing our commitment and friendship with the people of Pakistan."

Holbrooke met with President Asif Ali Zardari, Prime Minister Yousuf Raza Gilani, Foreign Minister Shah Mahmood Qureshi, and General Ashfaq Kayani, the army chief, to seek their perspectives on supporting Pakistan's civilian government and working together to take action against a rising tide of militant violence emanating from Pakistan's tribal regions.

"Pakistan's situation is dire, not just the problems in the Federally Administered Tribal Areas but its economy, which has suffered grievous blows recently," Holbrooke said in a February 8 address to the Munich Security Conference. "It needs international assistance, international sympathy and international support."

Pakistani security forces are facing a tough fight against militants in the country's tribal regions, as well as in the Swat Valley, 160 kilometers (100 miles) from Islamabad. A Polish engineer is the latest victim of a rash of kidnappings and executions, while media sources report

امریکہ کے خصوصی نمائندہ رچرڈ ہالبروک
کے دورۂ پاکستان کے دوران صلاح مشورے

سیکیورٹی میں تعاون اور ترقیاتی امداد

خطہ میں استحکام کیلئے اہم ہیں

واشنگٹن : پاکستان اور افغانستان کے بارے میں صدر اوبامہ کے خصوصی نمائندے رچرڈ ہالبروک نے اسلام آباد میں پاکستانی لیڈروں کے ساتھ سیکیورٹی کے استحکام اور نئے اقتصادی مواقع کے فروغ کیلئے زیادہ موثر انداز میں کام کرنے کی غرض سے مشاورت شروع کردی ہے۔

اسلام آباد میں امریکی سفارتخانے کی جانب سے 9 فروری کو جاری ہونے والے ایک بیان میں سفیر رچرڈ ہالبروک نے کہا" میں اس انتہائی اہم ملک میں زمینی حقائق جاننے کیلئے آیا ہوں۔امریکہ، پاکستان کے بارے میں اپنی پالیسیوں پرنظرثانی، اپنے وعدوں کی تجدیداور پاکستانی عوام کے ساتھ دوستی کوفروغ دینے کا خواہاں ہے۔"

ہالبروک نے پاکستان کی سویلین حکومت کی مدد کرنے اور پاکستان کے قبائلی علاقوں میں بڑھتی ہوئی عسکریت پسندی کے خلاف مشترکہ کارروائی کے بارے میں صدر آصف علی زرداری، وزیراعظم یوسف رضا گیلانی، وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی اور بری فوج کے سربراہ جنرل اشفاق پرویز کیانی کے خیالات جاننے کیلئے ان سے ملاقات کی۔

ہالبروک نے 8 فروری کو میونخ سیکیورٹی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا "پاکستان کی صورتحال بہت سنگین ہے۔اسے نہ صرف وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقوں میں مسائل کا سامنا ہے بلکہ اس کی معیشت، حال ہی میں شدید مشکلات سے دوچار ہوئی ہے۔ اسے بین الاقوامی امداد، بین الاقوامی ہمدردی اور بین الاقوامی حمایت کی ضرورت ہے۔"

پاکستان کے قبائلی علاقوں اوراسلام آباد سے 160 کلومیٹر (100 میل) دور واقع وادیٔ سوات میں ملکی سیکیورٹی فورسز کوعسکریت پسندوں کی سخت مزاحمت کا سامنا ہے۔اغواء اور ہلاکتوں کے وحشیانہ سلسلے کے ایک تازہ ترین واقعے میں پولینڈ کے ایک انجینئر کو اغواء کرکے ہلاک کردیا گیا جبکہ ذرائع ابلاغ کی ایک

that Taliban militants who staged attacks on two Afghan government buildings February 11 operated from the border region.

"There is one theater of war, straddling an ill-defined border," Holbrooke said. "On the western side of that border, NATO and other forces are able to operate. On the eastern side, it's the sovereign territory of Pakistan."

Holbrooke is a key participant in one of the administration's top foreign policy priorities: enhancing security in Afghanistan by eliminating terrorist safe havens and delivering new reconstruction and development aid in the surrounding region.

"What we haven't seen [in the border region of Afghanistan and Pakistan] is the kind of concerted effort to root out those safe havens that would ultimately make our mission successful," Obama said in a February 9 press conference. "I believe that the new government of Pakistan and President Zardari care deeply about getting control of this situation, and we want to be effective partners with them on that issue."

A veteran U.S. peacemaker best known for brokering an end to the Bosnian War, Holbrooke will bring regional leaders' opinions to a comprehensive White House policy review of challenges along the Afghan-Pakistan border. An expert on the region, Bruce Reidel, will head the review. The administration plans to complete the review before Obama travels to Europe for the NATO 60th Anniversary summit April 2.

Pakistani officials have offered to create an interagency committee to assist in the U.S. policy review.

اطلاع کے مطابق ۱۱ فروری کو افغان حکومت کی دو عمارتوں پر جن طالبان جنگجوؤں نے حملے کئے تھے وہ سرحدی علاقے سے گئے تھے۔

ہالبروک نے کہا "اس جنگ کا میدان ایک ہی ہے۔ یہ ایک ایسی سرحد کے دونوں جانب لڑی جا رہی ہے جس کا واضح تعین نہیں کیا گیا۔ سرحد کی مغربی جانب نیٹو اور دیگر فوجیں برسرپیکار ہیں جبکہ اس کے مشرقی جانب پاکستان کا خودمختار علاقہ ہے۔

ہالبروک کو انتظامیہ کی خارجہ پالیسی کے ایک اہم ترجیحی معاملے میں کلیدی حیثیت حاصل ہے جس کا مقصد دہشت گردوں کیلئے محفوظ پناہ گاہیں ختم کر کے افغانستان میں سیکیورٹی کی صورتحال کو بہتر بنانا اور آس پاس کی علاقوں میں تعمیر نو اور ترقی کیلئے امداد فراہم کرنا ہے۔

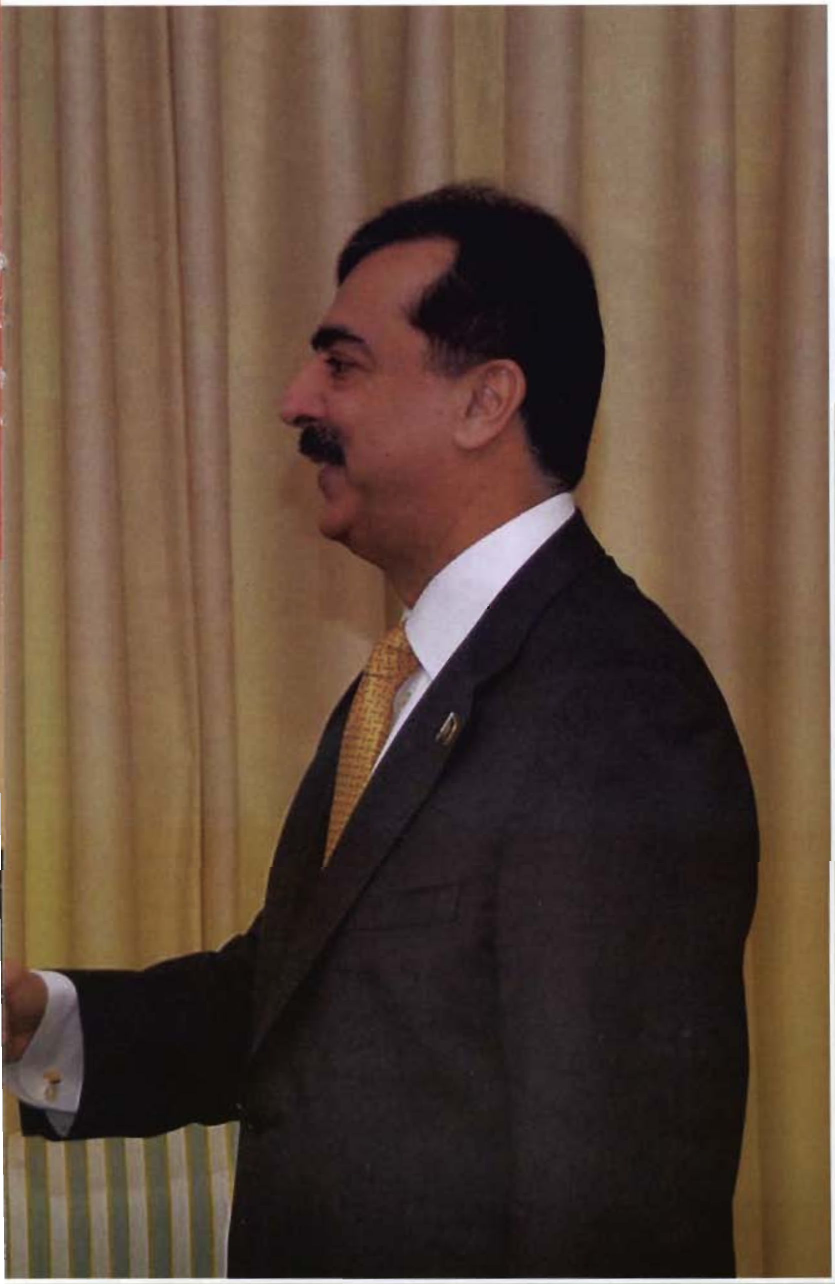

اوبامہ نے 9 فروری کو ایک پریس کانفرنس میں کہا" ہم نے (افغانستان اور پاکستان کے سرحدی علاقے میں) دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہوں کے خاتمے کیلئے ایسی مربوط کوششیں نہیں دیکھیں جن سے ہمارا مشن کامیاب ہو سکے۔ میرے خیال میں پاکستان کی نئی حکومت اور صدر زرداری صورتحال پر قابو پانے کیلئے بھرپور کوششیں کر رہے ہیں اور ہم اس معاملے میں ان کے موثر شراکت دار بننا چاہتے ہیں۔"

قیام امن کیلئے امریکی کوششوں کا وسیع تجربہ رکھنے والے ہالبروک کو بوسنیائی جنگ کے خاتمے میں ثالث کا کردار ادا کرنے کے وجہ سے خاصی شہرت حاصل ہوئی۔ وہ پاک۔ افغان سرحد کی ساتھ درپیش چیلنجوں کے بارے میں وائٹ ہاؤس کے جامع پالیسی جائزے کیلئے علاقائی لیڈروں کے خیالات لیکر جائیں گے۔ انتظامیہ، 2 اپریل کو نیٹو کے قیام کی ساٹھویں سالگرہ کے سلسلے میں ہونے والے سربراہ اجلاس میں شرکت کیلئے اوبامہ کے یورپ جانے سے پہلے یہ جائزہ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پاکستانی حکام نے امریکہ کے پالیسی جائزے میں مدد دینے کیلئے مختلف اداروں کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دینے کے پیش کش کی ہے۔

ہالبروک یہ دورہ ایسے موقع پر کر رہے ہیں جب سینیٹ کی خارجہ تعلقات سے متعلق کمیٹی میں پاکستان کیلئے نئے امریکی پیکیج کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس پانچ سالہ پیکیج کے تحت پاک۔افغان سرحد کے ساتھ اقتصادی ترقی کیلئے سالانہ ڈیڑھ ارب ڈالر مہیا کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں جن باتوں پر غور کیا جا رہا ہے ان میں سرحدی علاقے میں تعمیر نو مواقع زونز اور صنعتی پارکس کے قیام کیلئے رقوم کی فراہمی شامل ہے جہاں صنعت کار مقامی افراد کیلئے روزگار کی مواقع پیدا کر سکتے ہیں اور امریکہ میں اپنی مصنوعات کی ڈیوٹی فری رسائی کی سہولت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

محکمہ خارجہ کے قائم مقام ترجمان رابرٹ ووڈ کے مطابق ہالبروک نے پاکستان کے قبائلی علاقوں کا بھی دورہ کیا۔ وہاں انہوں نے سرکاری عہدیداروں اور فوجی افسروں کے علاوہ مقامی لیڈروں اور امدادی تنظیموں کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں۔

Holbrooke's visit comes as the Senate Foreign Relations Committee reviews a new U.S. aid package for Pakistan that could deliver as much as $1.5 billion annually for the next five years to promote economic development along the Afghan-Pakistan border. Ideas under consideration include funding for reconstruction opportunity zones — industrial parks in the border region where manufacturers could create local jobs and benefit from duty-free entry of their goods into the United States.

Holbrooke also traveled to Pakistan's tribal regions, where he met with government and military officials as well as community leaders and representatives from aid organizations, according to State Department acting spokesman Robert Wood.

Visit the 50 States
پچاس ریاستوں کی سیر

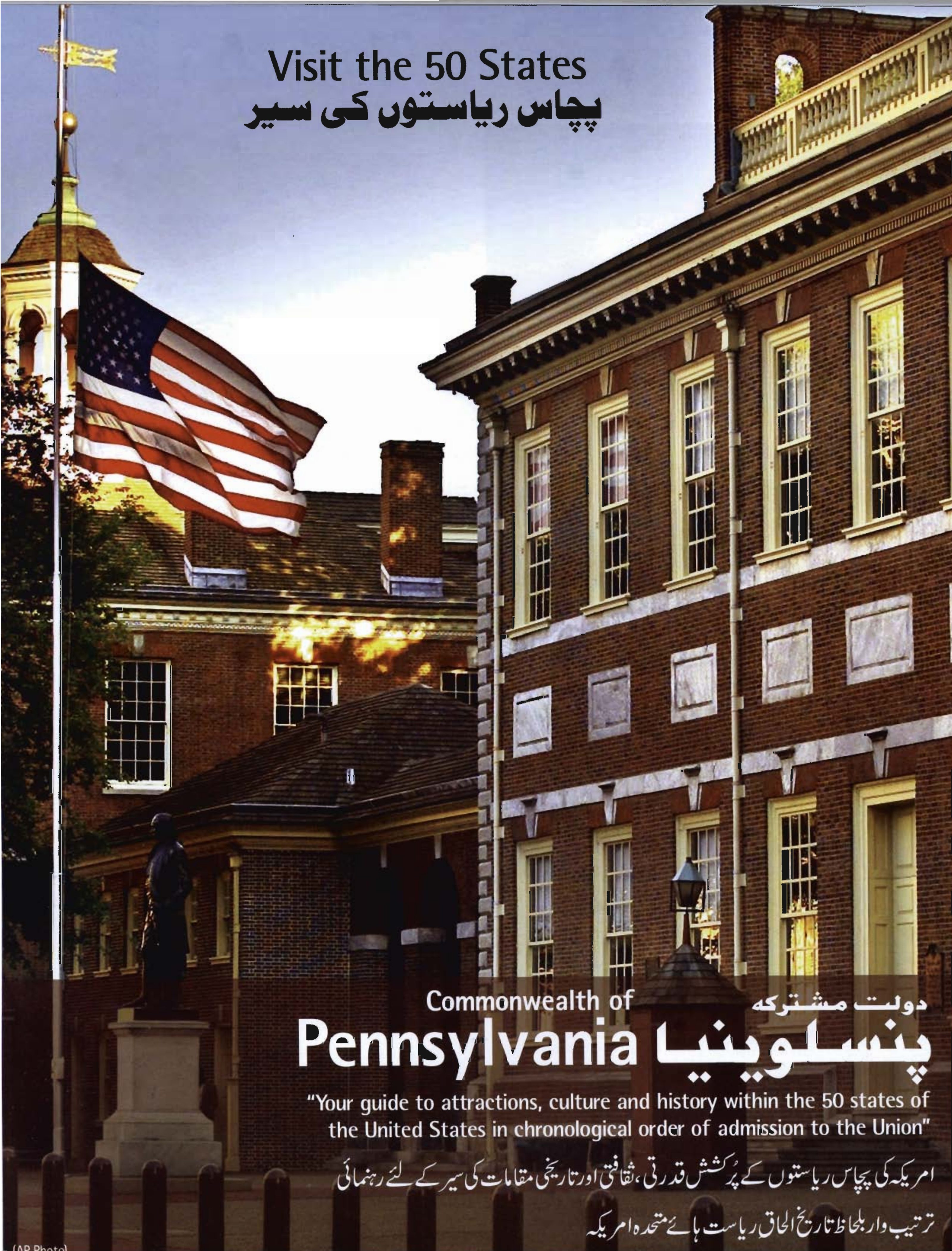

Commonwealth of Pennsylvania
دولت مشترکہ پنسلوینیا

"Your guide to attractions, culture and history within the 50 states of the United States in chronological order of admission to the Union"

امریکہ کی پچاس ریاستوں کے پُرکشش قدرتی، ثقافتی اور تاریخی مقامات کی سیر کے لئے رہنمائی
ترتیب وار بلحاظ تاریخ الحاق ریاست ہائے متحدہ امریکہ

(AP Photo)

Admission to Union:	December 12, 1787 (2nd State)	یونین میں شمولیت: 12دسمبر1787(دوسری ریاست)
Capital:	Harrisburg	دارالحکومت: ہیرس برگ
Population:	Approximately 12,448,280 (2008 estimate)	آبادی: 12,448,280 (2008کے اعدادوشمار کے مطابق)

State Flag

ریاست کا پرچم

State Seal

ریاست کی مہر

State Bird:
(the Ruffed Grouse)

ریاست کا پرندہ:
رفڈ گراؤس

State Flower:
(the Mountain Laurel)

ریاست کا پھول:
لارل

Background

In 1681, King Charles II of England, granted a land charter to William Penn, to repay a debt of £20,000 (today estimated at around $30,000,000) owed to William's father, Admiral Penn. This was one of the largest land grants to an individual in history. It was called Pennsylvania, meaning "Penn's Woods", in honor of Admiral Penn. William Penn then used the colony as a place of religious freedom for Quakers.

Pennsylvania is located in the Northeastern and Middle Atlantic regions of the United States. The state borders Delaware and Maryland to the south, West Virginia to the southwest, Ohio to the west, New York and Canada to the north, and New Jersey to the east. The state's most populated city is Philadelphia.

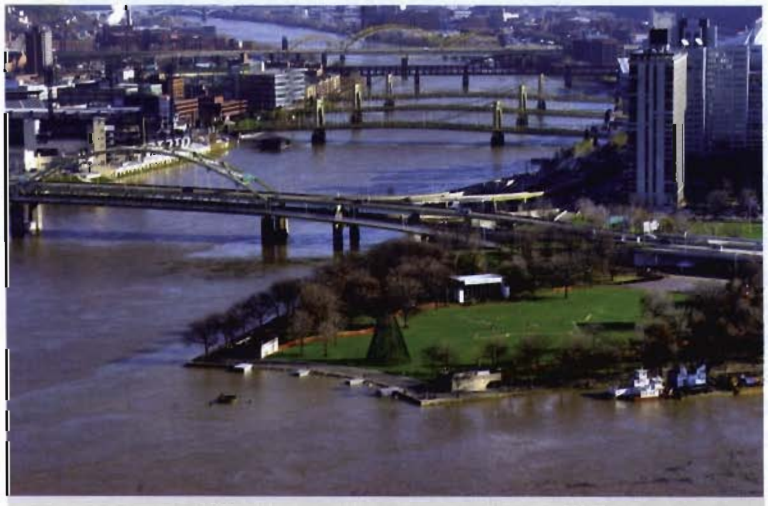

Point State Park Pittsburgh, Pennsylvania پوائنٹ سٹیٹ پارک پٹس برگ پینسلوینیا
(AP Photo/Keith Srakocic)

The State of Pennsylvania is the 33rd largest state (per square mile) and 5th most populous state in the United States. The state also has the 3rd highest proportion of elderly (65+) citizens in 2005. Though founded as a refuge for Quakers, the state's Quaker population accounts only for a small percentage of its total population. Pennsylvania is also noted for having the highest concentration of an Amish population (a religious group best known for their simple living, plain dress and frequent resistance to the adoption of many modern conveniences) in the United States.

پس منظر

1681 میں انگلینڈ کے شاہ چارلس دوئم نے ولیم پین کو ایک قطعہ زمین کی ملکیت دی۔ یہ زمین 20,000 پونڈ کے اُس قرض کے عوض دی گئی، جو ولیم پین کے والد ایڈمرل پین کو ادا کیا جانا تھا (اس کی موجودہ مالیت تقریباً 30,000,000 ڈالر بنتی ہے)۔ یہ زمین تاریخ میں کسی ایک شخص کو دیئے جانے والے سب سے بڑے قطعات میں شمار ہوتی ہے۔ ایڈمرل پین کے نام کی نسبت سے اس جائداد کا نام پنسلوینیا رکھا گیا، یعنی ''پین کے جنگلات''۔ ولیم پین نے اس نو آبادی کو 'کویکر' فرقے کے لوگوں کی مذہبی آزادی کے لئے استعمال کیا۔

پنسلوینیا امریکہ کے شمال مشرقی اور وسطی اوقیانوس کے علاقوں میں واقع ہے۔ اس ریاست کی سرحدیں جنوب میں ڈی لاویئر اور میری لینڈ سے، جنوب مغرب میں ویسٹ ورجینیا سے، مغرب میں اوہائیو سے، شمال میں نیویارک اور کینیڈا سے اور مشرق میں نیوجرسی سے ملتی ہیں۔ فلاڈلفیا اس ریاست کا سب سے گنجان آباد شہر ہے۔

ریاست پنسلوینیا رقبے کے لحاظ سے امریکہ کی 33ویں اور آبادی کے لحاظ سے 5ویں سب سے بڑی ریاست ہے۔ 2005 کے اعدادوشمار کے مطابق 65 سال سے زائد عمر کے لوگوں کے لحاظ سے اس ریاست کا نمبر تیسرا ہے۔ اگرچہ یہ ریاست کویکر فرقے کے لوگوں کی پناہ گاہ کے طور پر قائم ہوئی تھی، تاہم ریاست میں اس فرقے کی تعداد مجموعی آبادی کا صرف ایک قلیل حصہ ہے۔ پنسلوینیا، ایمش فرقے کی کثیر آبادی کی وجہ سے بھی قابل ذکر ریاست ہے۔ (یہ فرقہ اپنی سادہ طرز زندگی، سادہ لباس اور بہت سی جدید سہولتوں کی مخالفت کی وجہ سے مشہور ہے)

قابلِ دید مقامات

بارڈین ٹاؤن، نیوجرسی کے قریب انتہائی مشرقی کنارے سے لے کر مغرب میں اوہائیو اور ویسٹ ورجینیا کی سرحد تک پنسلوینیا کا 300 میل کا علاقہ پہاڑوں، میدانوں، دریاؤں، ندی نالوں اور معدنی اور صنعتی علاقوں پر مشتمل ہے۔ جس طرح یہاں کی زمین متنوع ہے، اسی طرح اس کے شہر، لوگ اور وسائل بھی متنوع ہیں۔ فلاڈلفیا، ریاست کے مشرقی حصے میں ایک عظیم شہر ہے، جو روایات اور تاریخی مذہبی مقامات کی وجہ سے مشہور ہے۔ پٹسبرگ مغربی حصے کا ایک بڑا شہر ہے، جہاں طرح

Pennsylvania

Hershey park in Hershey, Pennsylvania
. (AP Photo/Carolyn Kaster)

فلاڈیلفیا میں ہیریشے پارک کے مرکزی دروازہ سے لوگ داخل ہورہے ہیں۔

■ Attractions

From its easternmost tip near Bordentown, New Jersey, to its straight western boundary with Ohio and West Virginia, Pennsylvania's 300-mile giant stride across the country covers a mountain-and-farm, river-and-stream, mine-and-mill topography. Its cities, people, and resources are just as diverse. Philadelphia is a great city in the eastern part of the state, a treasure house of tradition and historical shrines; Pittsburgh is a great city in the western part, a mighty arsenal of industry. Also you will find in this state are the Pennsylvania Dutch, their barns painted with vivid hex signs; here also are steel mills.

Liberty Bell Centre, Philadelphia' Pennsylvania (AP Photo/George Widman)

فلاڈیلفیا کی تاریخی لبرٹی بیل

■ Hershey

One of America's most fascinating success stories, this planned community takes its name from founder M. S. Hershey, who established his world-famous chocolate factory here in 1903, then built a town around it. The streets have names like Chocolate and Cocoa, and streetlights are shaped like chocolate kisses. But there's more than chocolate here. Today, Hershey is known as one of the most diverse entertainment and resort areas in the eastern United States. Hershey is also known as the "golf capital of Pennsylvania," and has a number of well-known golf courses.

■ Gettysburg

This small Pennsylvanian town is primarily known for this historic civil war battle fought in and around it. The Battle of Gettysburg (July 1–3, 1863), was the battle with the largest number of casualties in the American Civil War and is frequently cited as the war's turning point (in favor of the North). The battle field is also the site where President Abraham Lincoln delivered the famous Gettysburg Address. The address is considered to be one of the most quoted speeches in United States history. It was delivered at the dedication of the

طرح کی صنعتیں قائم ہیں۔اس ریاست میں پنسلونینا ڈچ بھی موجود ہیں، جن کے غلے کے گودام خاص طور پر قابل ذکر ہیں، جو چھ پہلوؤں پر مشتمل ہوتے ہیں اور جن پر شوخ رنگوں سے نقاشی کی جاتی ہے۔یہاں فولاد سازی کے بہت سے کارخانے بھی ہیں۔

■ ہرشی

یہ شہر باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت تعمیر کیا گیا ہے، جو نہایت کامیاب شہر ثابت ہوا ہے۔اس کا نام اس کے بانی ایم ایس ہرشی کے نام پر رکھا گیا ہے، جس نے 1903 میں مشہور زمانہ چاکلیٹ فیکٹری قائم کی تھی اور پھر اس کے ارد گرد قصبہ تعمیر کیا تھا۔یہاں کی سڑکوں کے نام بھی کچھ اس طرح ہیں: چاکلیٹ اسٹریٹ ، کوکا اسٹریٹ وغیرہ۔اس کی اسٹریٹ لائٹس کی شکلیں بھی چاکلیٹ کی شکلوں جیسی ہیں۔لیکن یہاں صرف چاکلیٹ ہی نہیں بنتی، ہرشی مشرقی امریکہ میں اپنے طرح طرح کے تفریحی مقامات کے لئے بھی مشہور ہے۔ہرشی کو ''پنسلوینیا کا گالف کا دارالحکومت'' بھی کہا جاتا ہے، جہاں گالف کے بہت سے مشہور میدان موجود ہیں۔

■ گیٹیس برگ

پینسلوانیا کا یہ چھوٹا سا قصبہ بنیادی طور پر تاریخی خانہ جنگی کی وجہ سے مشہور ہے جو اس قصبہ اور اس کے اردگرد لڑی گئی تھی۔ گیٹیس برگ کی لڑائی (3-1 جولائی 1863) میں امریکی خانہ جنگی میں ہونے والا سب سے بڑا جانی نقصان ہوا تھا اور اسے شمال کے حق میں جنگ کا رخ بدلنے والی لڑائی کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔اسی میدان جنگ میں صدر ابراہم لنکن نے اپنی مشہور تقریر کی تھی جو خطبۂ گیٹیس برگ کے نام سے منسوب ہے۔اس تقریر کا امریکہ میں سب سے زیادہ حوالہ دیا جاتا ہے اور یہ 19 نومبر 1863 جمعرات کی سہ پہر پینسلوانیا کے قصبہ گیٹیس برگ میں فوجیوں کے قومی قبرستان کی یادگار کے مقام پر کی گئی تھی۔ یہ تقریر گیٹیس برگ

Soldiers' National Cemetery in Gettysburg, Pennsylvania, on the afternoon of Thursday, November 19, 1863, during the American Civil War, four and a half months after the Union armies defeated those of the Confederacy at the decisive Battle of Gettysburg.

■ Pittsburgh

Pittsburgh has had a remarkable renaissance to become one of the most spectacular civic redevelopments in America, with modern buildings, clean parks, and community pride. In fact, it has been named "all-American city" by the National Civic League.

The city teems with a variety of cultural activities. Some venues that express the cities personality include: the Pittsburgh Symphony Orchestra, Pittsburgh Opera, Pittsburgh Ballet, Phipps Conservatory, and the Carnegie Museums of Pittsburgh, which include the Museum of Natural History and the Museum of Art. The city has 25 parks, 45 miniature parks, 60 recreation centers, and 27 swimming pools.

■ Philadelphia

Philadelphia served as the first capital of the United States. It has successfully blended its historic past with an electricity of modern times, all the while keeping an eye on the future. In the mid-18th century, it was the second-largest city in the English-speaking world. Today, Philadelphia is the second-largest city on the East Coast and the fifth largest in the country. Here, in the "City of Brotherly Love" the Declaration of Independence was written and adopted, the Constitution was molded and signed, the Liberty Bell was rung, Betsy Ross was said to have sewn the first American flag, and Washington served most of his years as president.

There are over 25 colleges, universities, and professional schools in Philadelphia as well. Fine restaurants are in abundance, along with exciting nightlife to top off an evening. Entertainment is offered by the world-renowned Philadelphia Orchestra, theaters, college and professional sports, outstanding parks, recreation centers, and playgrounds. Shoppers may browse major department stores, hundreds of specialty shops, and antique shopping areas.

For ten blocks between the Delaware River and 9th Street lies a history-rich part of Philadelphia. Here are the shrines of American liberty: Independence Hall, the Liberty Bell Pavilion, and many other historical sites in and around Independence National Historical Park.

Pennsylvania provides something for all types of travels. Outdoor adventurers will find themselves entranced by its natural beauty. The voices of colonial America find in the states historical treasures provide the perfect conversation for history buffs. And of course its vibrant cities provide the perfect level of entertainment and culture for all.

میں یونین کی فوجوں کی جانب سے کنفیڈریسی کو فیصلہ کن شکست کے ساڑھے چار مہینے کے بعد خانہ جنگی کے دوران کی گئی تھی۔

■ پٹسبرگ

پٹسبرگ اپنی شاندار بحالی کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہ امریکہ کی شہری ترقی و بحالی کی نہایت اعلیٰ مثال ہے۔ یہاں جدید عمارتیں اور صاف ستھرے پارک ہیں۔ نیشنل سِوک لیگ نے اسے ''مکمل امریکی شہر'' کا خطاب دیا ہے۔

شہر میں طرح طرح کی ثقافتی سرگرمیوں کا انتظام ہے۔ ان میں پٹسبرگ سمفنی آرکیسٹرا، پٹسبرگ اوپیرا، پٹسبرگ بیلے، فپس کنزرویٹری اور کارنیگی میوزیم جیسے مراکز موجود ہیں، جہاں نیچرل ہسٹری میوزیم اور میوزیم آف آرٹ بھی قائم ہے۔ اس شہر میں 25 بڑے پارک، 45 چھوٹے پارک، 60 تفریحی مراکز اور 27 سوئمنگ پُول ہیں۔

■ فلاڈلفیا

فلاڈلفیا امریکہ کا پہلا دارالحکومت رہ چکا ہے۔ یہ اپنے تاریخی ورثے اور جدید دور کا خوبصورت امتزاج ہے اور اس نے مستقبل پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے۔ 18 ویں صدی کے وسط میں یہ شہر انگریزی بولنے والی دنیا کا دوسرا سب سے بڑا شہر ہوا کرتا تھا۔ آج فلاڈلفیا ایسٹ کوسٹ کا دوسرا اور ملک کا پانچواں سب سے بڑا شہر ہے۔ اسے '' شہرِ اخوت و محبت'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہیں منشور آزادی تحریر ہوا تھا اور منظور کیا گیا تھا۔ یہیں امریکہ کا آئین تیار ہوا تھا اور اس پر دستخط کئے گئے تھے۔ یہیں ''آزادی کی گھنٹی'' بجائی گئی تھی اور یہیں بیٹسی راس نے امریکہ کا پہلا پرچم تیار کیا تھا۔ جارج واشنگٹن نے اپنی صدارت کا زیادہ عرصہ یہیں گزارا تھا۔

اس شہر میں 25 سے زائد کالج، یونیورسٹیاں اور پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کے اسکول ہیں۔ یہاں اعلیٰ درجے کے ریستوران بکثرت موجود ہیں۔ شبینہ تفریح کے بھی شاندار انتظامات ہیں۔ یہاں عالمی شہرت یافتہ فلاڈلفیا آرکیسٹرا، تھیئٹرز، کالج اور پروفیشنل کھیلوں کے مقامات، خوبصورت پارک اور بے شمار دوسرے تفریحی مراکز موجود ہیں۔ انواع واقسام کی خریداری کے لئے بڑے بڑے اسٹور، خصوصی نوعیت کی سینکڑوں دکانیں اور نوادرات کی دکانیں بھی موجود ہیں۔

دریائے ڈی لاویئر اور نویں اسٹریٹ کے درمیان فلاڈلفیا شہر کا عظیم تاریخی علاقہ ہے۔ یہاں پر امریکہ کی جنگ آزادی کی بہت سی یادگاریں موجود ہیں مثلاً آزادی ہال، آزادی کی گھنٹی کا پویلین اور آزادی پارک میں اور اس کے اردگرد تاریخی مقامات۔

ریاست پنسلوینیا میں ہر قسم کی سیر و سیاحت کے لئے سہولتیں موجود ہیں۔ جو لوگ مہم جوئی کا شوق رکھتے ہیں، ان کے لئے یہاں مسحور کُن قدرتی مناظر موجود ہیں۔ اسی طرح ریاست کے تاریخی ریکارڈ میں نوآبادیاتی دور کے امریکہ کا بہترین مواد موجود ہے۔ اس ریاست کے زندہ و متحرک شہر ہر شخص کے ذوق کے مطابق تفریح اور ثقافت کا سامان اپنے اندر رکھتے ہیں۔

Civil war re-enactmentment Gettysburg, Pennsylvania. (AP Photo/Brad C. Bower)

پینسلوینیا میں گیٹیس برگ کے مقام پر ہونے والی تاریخی جنگ کی تمثیل پیش کی جارہی ہے۔

Seize the Oppo

"Providing scholarship, exchange and grant opportunity information to the Pakistani People"

Fulbright Scholarship Competition 2010

Fulbright/USAID Master's Scholarship

This program funds graduate study in the United States for a Master's degree program. The program is funded by The United States Agency for International Development (USAID).All disciplines are eligible, except for clinical medicine, with priority given to Education, Educational Management, Agriculture, Health, Teaching of English, Journalism, and fields related to Economic Development. Eligible candidates will have either a four-year Bachelor's degree or a Bachelor's and Master's combination totaling 16 years of formal education from an accredited university. Recent graduates are strongly encouraged to apply, except for MBA applicants, who require 3 years of work experience.

Fulbright/HEC/USAID Ph.D. Scholarship

This program funds graduate study in the United States towards a Ph.D. degree. This may be coursework and/or research towards a Ph.D. or an entire program. Funding for this program is provided by the Higher Education Commission (HEC) of the Government of Pakistan as well as USAID. Eligible applicants will have a Master's, M. Phil. or comparable degree (a minimum of 18 years of formal education) from an accredited university.

Who is eligible for these scholarships?

Pakistani citizens with strong academic histories are eligible to apply. All disciplines - Sciences, Social Sciences, Arts, Humanities, Journalism, Business, Law - are welcome to apply, except clinical medicine. It is highly desirable that candidates have work experience in teaching, research, or the public sector in Pakistan. In addition to academic work, persons selected for Fulbright programs are expected to share information about Pakistani life and culture with their U.S. colleagues and with community groups in the U.S. On returning to Pakistan, Fulbright grantees are expected to share their U.S. experiences with colleagues and community groups in Pakistan. Successful candidates should be poised to assume a leadership position in their field and must be committed to returning and serving Pakistan.

When will the program begin?

Fall of 2010.

What do the grants fund?

The grants fund tuition, required textbooks, airfare, a living stipend, and health insurance. USEFP also assists with the visa application process.

Which program should I apply for?

Generally, applicants with 16 years of formal education should apply for the Master's; those with 18 years of education should apply for the Ph.D. Grants are awarded in the program considered most appropriate by USEFP.

Additional requirements?

The Graduate Record Examination (GRE) is required for all applicants.

فلبرائیٹ اسکالر شپ مقابلہ 2010

فلبرائیٹ /یو ایس ایڈ ماسٹرز اسکالرشپ

اس پروگرام کے تحت امریکہ میں ماسٹرز ڈگری کی تعلیم کے لئے مدد دی جاتی ہے۔ یہ پروگرام امریکہ کے بین الاقوامی ترقی کے ادارے یو ایس ایڈ کی مدد سے چل رہا ہے۔ اس پروگرام میں کلینیکل میڈیسن کے سوا باقی تمام مضامین میں داخلہ لیا جاسکتا ہے۔ البتہ تعلیم، تعلیمی انتظام، زراعت، صحت، انگریزی زبان کی تدریس، صحافت اور ان مضامین کو ترجیح دی جاتی ہے، جن کا تعلق اقتصادی ترقی سے ہے۔ امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ چار سالہ بیچلرز ڈگری یا بیچلرز اور ماسٹرز کی ڈگری رکھتے ہوں اور انھوں نے مجموعی طور پر کسی مستند یونیورسٹی سے 16 سال تک تعلیم حاصل کی ہو۔ جن گریجوایٹس نے حال ہی میں تعلیم مکمل کی ہو، انھیں خاص طور پر اس بات کی ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ اس پروگرام کے لئے درخواست دیں۔ البتہ ایم بی اے پروگرام کے امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ 3 سال کا عملی تجربہ رکھتے ہوں۔

فلبرائیٹ ایچ ای سی /یو ایس ایڈ پی ایچ ڈی اسکالر شپ

اس پروگرام کے ذریعے امریکہ میں پی ایچ ڈی کی تعلیم کے لئے مدد دی جاتی ہے۔ یہ کورس کی صورت میں اور/ یا پی ایچ ڈی کے لئے ریسرچ کی صورت میں یا مکمل پروگرام کی صورت میں ہوسکتا ہے۔ اس کے لئے اخراجات حکومت پاکستان کا اعلیٰ تعلیمی کمیشن اور یو ایس ایڈ کی طرف سے فراہم کئے جاتے ہیں۔ امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ ان کے پاس ماسٹرز، ایم فِل یا اس کے برابر ڈگری ہو (انھوں نے کسی مستند یونیورسٹی سے کم از کم 18 سال تک تعلیم حاصل کی ہو)۔

ان وظائف کے لئے اہلیت کی کیا شرائط ہیں؟

ایسے تمام پاکستانی شہری، جن کا تعلیمی ریکارڈ اچھا ہو، ان وظائف کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ کلینیکل میڈیسن کے سوا باقی تمام مضامین مثلاً سائنس، سوشل سائنس، آرٹس، عمرانیات، صحافت، بزنس، قانون وغیرہ کے لئے درخواست دی جاسکتی ہے۔ ایسے امیدواروں کو خاص طور پر ترجیح دی جاتی ہے، جو پاکستان میں سرکاری شعبے میں یا تدریس اور ریسرچ کے شعبے میں عملی تجربہ رکھتے ہوں۔

فلبرائیٹ پروگراموں کے لئے منتخب ہونے والے طلبا سے تعلیمی کام کے علاوہ یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ وہ اپنے امریکی ساتھیوں اور دوسرے امریکیوں کو پاکستان کی تہذیب و ثقافت کے بارے میں بتائیں گے۔ اس کے علاوہ جب وہ پاکستان واپس آئیں گے تو وہ اپنے ساتھیوں اور دوسرے پاکستانیوں کو امریکہ کے اپنے تجربے سے آگاہ کریں گے۔ کامیاب امیدواروں کو اس بات کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ وہ اپنے اپنے شعبے میں قائدانہ کردار ادا کریں گے۔ انھیں لازماً پاکستان واپس آنا ہوگا اور پاکستان میں خدمات انجام دینا ہوں گی۔

پروگرام کب شروع ہوگا؟

2010 کے موسم خزاں میں۔

گرانٹس کے ذریعے کون کون سے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں؟

گرانٹس کے ذریعے ٹیوشن فیس، نصابی کتب، ہوائی جہاز کا کرایہ، ضروریات زندگی اور صحت کے بیمے کے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔ USEFP ویزا درخواست کی پروسسنگ میں بھی مدد دیتی ہے۔

مجھے کس پروگرام کے لئے درخواست دینی چاہئے؟

عام طور پر 16 سال کی روائتی تعلیم حاصل کرنے والے درخواست دہندگان کو ماسٹرز پروگرام کے لئے اور 18 سال کی تعلیم والوں کو پی ایچ ڈی کے پروگرام کے لئے درخواست دینی چاہئے۔ گرانٹ ایسے پروگرام کے لئے دی جاتی ہے، جسے USEFP سب سے زیادہ موزوں سمجھتی ہو۔

rtunity موقع سے فائدہ اٹھائیے

"پاکستانی عوام کیلئے سکالرشپ، تبادلے اور گرانٹ کے ایک موقع کے بارے میں معلومات"

Applicants must attach scores, or proof of registration with their application. The GRE must be taken before June 15. Applications received by the May 18 deadline with GRE scores will be given preference. On the GRE, a minimum score of 300 is required on each section of the examination, with a higher score on the section most applicable to your field of study. Applicants must also possess a high level of fluency in spoken and written English. Short-listed applicants will be required to take the TOEFL within two weeks of being short-listed. Applicants submitting a TOEFL score by the deadline will receive preference.

Please Note: All successful candidates are required to sign a contract with USEFP that binds them to return to Pakistan immediately after their program in the U.S. and serve the country for the number of years equivalent to the length of their scholarship program. This contract is redeemable on a year-for-year basis after returning to work in Pakistan, so that as long as a person fulfills the service requirement, he or she will pay nothing. Otherwise, a grantee will be legally liable for the cost of his or her scholarship program in the U.S. on a year-for-year basis.

Women, minorities, persons from FATA, FANA and other remote areas, and persons with disabilities are strongly encouraged to apply.

Who is ineligible?

Persons with a dual U.S/Pakistan nationality or who have a spouse, parent, fiancé or child over 18 years of age who is a U.S. citizen or permanent resident. Employees of the Fulbright organization or the The United States Educational Foundation in Pakistan or the U.S. Department of State and their spouses, fiancés, siblings, dependents, children and parents.

Employees of USAID or the HEC and their spouses, fiancés, siblings, dependents, children and parents are ineligible for programs funded by their agencies.

Application process & deadline

Original application with references and attested copies of supporting documentation along with one additional copy of the complete application must be received by USEFP at the address given below by 4:30 p.m. on May 18, 2009.

P.O.Box 1128, Islamabad 44000.
Email: fulbrightapps@usefpakistan.org
Phone: 051-11-11-USEFP(051-11-11-87337)
Fax: 051-2877095

مزید کون کون سے تقاضے پورے کرنا ہوتے ہیں؟

تمام امیدواروں کو گریجوایٹ ریکارڈ کا امتحان (GRE) دینا ہوتا ہے۔ امیدواروں کو چاہئے کہ اسکور یا رجسٹریشن کا ثبوت درخواست کے ساتھ منسلک کریں۔ GRE ٹیسٹ 15 جون سے پہلے دیا جانا چاہئے۔ 18 مئی کی آخری تاریخ تک موصول ہونے والی درخواستوں کو، جن کے ساتھ GRE اسکور منسلک ہو، ترجیح دی جائے گی۔ جہاں تک GRE کا تعلق ہے، امتحان کے ہر سیکشن میں کم از کم 300 اسکور ہونا چاہئے، اور امیدوار جس مضمون میں داخلہ لینا چاہتا ہو، اس سیکشن میں اس کا اسکور سب سے زیادہ ہونا چاہئے۔ درخواست گزار کو انگریزی بولنے اور لکھنے پر اچھا عبور حاصل ہونا چاہئے۔ جن امیدواروں کا ابتدائی انتخاب کیا جائے گا، انھیں دو ہفتے کے اندر TOEFL کا ٹیسٹ دینا ہوگا۔ جو امیدوار مقررہ تاریخ تک TOEFL کا اسکور پیش کرے گا، اسے ترجیح دی جائے گی۔

یاد رکھئے! تمام کامیاب امیدواروں کو USEFP کے ساتھ کنٹریکٹ پر دستخط کرنا ہوں گے، جس میں امیدوار یہ یقین دہانی کرائے گا کہ وہ پروگرام کی تکمیل کے فوراً بعد پاکستان واپس آ جائے گا اور اسکالرشپ پروگرام کے برسوں کے برابر پاکستان میں خدمات انجام دے گا۔ یہ کنٹریکٹ پاکستان میں اپنے کام پر واپس آنے کے بعد سال بہ سال کے حساب سے شمار ہوگا۔ گویا متعلقہ شخص جب تک خدمات انجام دیتا رہے گا، اس سے کچھ وصول نہیں کیا جائے گا۔ بصورت دیگر اسے امریکہ میں اسکالرشپ پروگرام کے اخراجات سال بہ سال کے حساب سے واپس ادا کرنا ہوں گے۔

خواتین، اقلیتوں، فاٹا، فانا اور دوسرے دور دراز علاقوں کے لوگوں اور معذور افراد کو خاص طور پر ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ اس پروگرام کے لئے درخواست دیں۔

خواتین، اقلیتوں، فاٹا، فانا اور دوسرے دور دراز علاقوں کے لوگوں اور معذور افراد کو خاص طور پر ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ اس پروگرام کے لئے درخواست دیں۔

کون لوگ درخواست نہیں دے سکتے؟

ایسے لوگ، جن کی امریکہ/ پاکستان کی دہری شہریت ہو یا جن کا جیون ساتھی، ماں، باپ، منگیتر یا 18 سال سے زائد عمر کا بچہ امریکی شہری ہو یا وہاں مستقل سکونت رکھتا ہو نیز فلبرائیٹ ادارے کے ملازمین، یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن، پاکستان کے ملازمین اور امریکہ کے محکمہ خارجہ کے ملازمین اور ان کے جیون ساتھی، منگیتر، بھائی، بہن، زیر کفالت افراد، بچے اور ماں باپ اس پروگرام کے لئے درخواست دینے کے اہل نہیں۔

یو ایس ایڈ یا ایچ ای سی کے ملازمین اور ان کے جیون ساتھی، منگیتر، زیر کفالت افراد، بچے اور ماں باپ بھی ایسے پروگراموں میں داخلے کے اہل نہیں، جن کے لئے ان اداروں کی طرف سے سرمایہ فراہم کیا جاتا ہے۔

درخواستوں کی پروسسنگ اور آخری تاریخ

اصل درخواست مع حوالہ جات اور تائیدی دستاویزات کی تصدیق شدہ نقول اور پوری درخواست کی ایک اضافی نقل مندرجہ ذیل پتے پر 18 مئی 2009 کو سہ پہر ساڑھے چار بجے تک پہنچ جانی چاہئے۔

پی او بکس 1128، اسلام آباد 44000 ای میل: fulbrightapps@usefpakistan.org
فون: 051-11-11-USEFP(051-11-11-87337) فیکس: 051-2877095

The United States
Educational Foundation
in Pakistan

one Success at a time

Helping the People of Pakistan one community at a time

Clean hands, better health

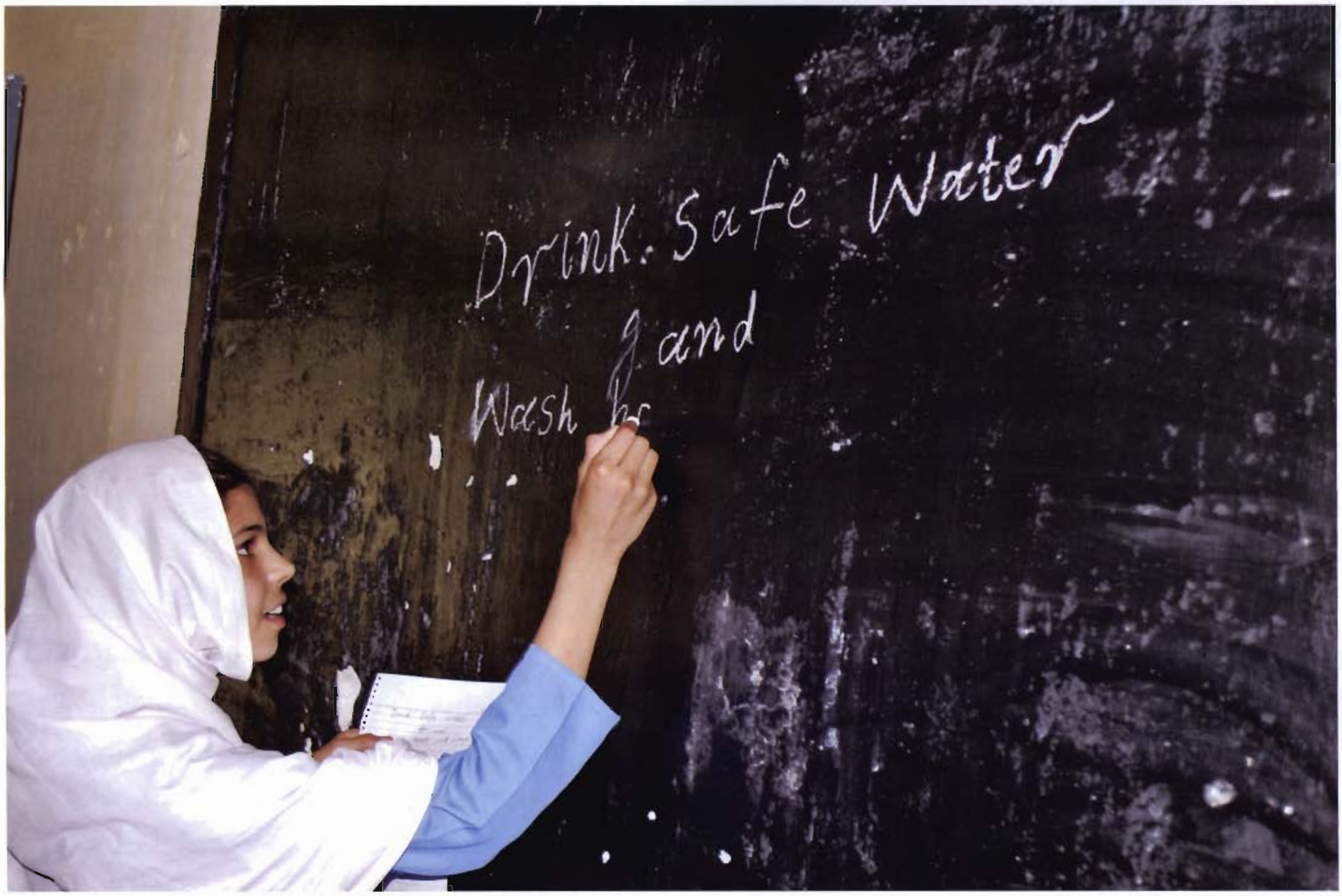

صاف ہاتھ ، اچھی صحت

کامیابی کی داستان

ایک معاشرے کی صورت میں پاکستانی عوام کی ایک ہی وقت میں مدد کرنا

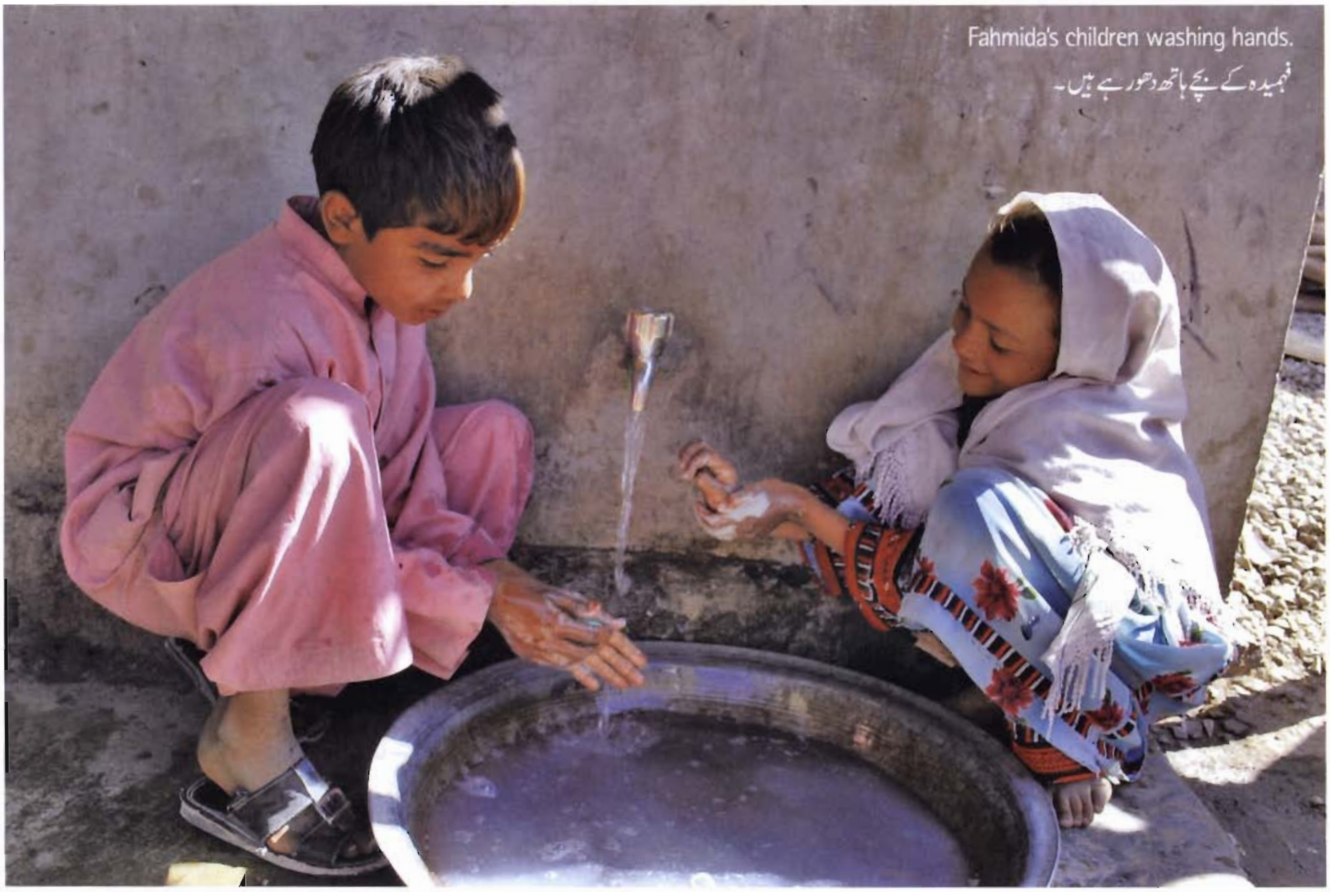

Fahmida's children washing hands.

فہمیدہ کے بچے ہاتھ دھو رہے ہیں۔

Pakistan Safe Drinking Water and Hygiene Promotion Project Mobilizes Communities, for Clean Drinking Water and Better Hygiene in Pakistan

TURBUT, BALUCHISTAN: Every day Fahmida travels approximately twenty minutes to and from the filtration plant to get water for her family. In the past, Fahmida Qadir, a volunteer for the project, spent most of her time at home caring for one of her five children because they were often sick with diarrhea or some other ailment caused by unclean drinking water. Although she receives water directly to her home from the tube well, she transports her drinking water from the filtration plant in Singhanisar because it is clean. "Now my children rarely fall ill, allowing me enough time for my volunteer work and to sew clothes for my family and other women."

The USAID funded Pakistan Safe Drinking Water and Hygiene Promotion Project is helping Pakistan to achieve a key Millennium Development Goal (MDG): to significantly reduce the incidence of diarrhea through clean drinking water and hand washing with soap.

Since 21st August 2008 and under the Public Private Partnership joint activity, following Global Hand Washing Day (GHD), the School Hygiene Promotion activities started in Nov 2008 with the Community Hygiene Promotion beginning in Feb 2009. Unilever has given out approximately 35,000 bars of free

پاکستان میں لوگوں کو پینے کے صاف پانی اور حفظان صحت کے اصولوں سے روشناس کرانے کا منصوبہ

تربت، بلوچستان: فہمیدہ اپنے گھر والوں کے لئے روزانہ فلٹریشن پلانٹ سے پانی لاتی ہے، جو اس کے گھر سے تقریباً بیس منٹ کے فاصلے پر ہے۔ فہمیدہ قادر ایک رضا کار ہے۔ پہلے وہ اپنا زیادہ تر وقت گھر پر گزارتی تھی۔ اس کے پانچ بچے ہیں۔ ان میں سے کوئی نہ کوئی بچہ بیمار رہتا تھا، کیونکہ پینے کا صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے اس کے بچے اسہال یا اسی طرح کی دوسری بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ پہلے ٹیوب ویل سے اس کے گھر پانی آتا تھا، لیکن اب وہ سنگھانسر میں فلٹریشن پلانٹ سے پانی لاتی ہے، کیونکہ یہ پانی صاف ہوتا ہے۔ وہ کہتی ہے: ''اب میرے بچے بہت کم بیمار پڑتے ہیں اور اس طرح مجھے اتنی فرصت مل جاتی ہے کہ میں رضا کارانہ کام کر سکتی ہوں اور اپنے خاندان کے لئے اور دوسری خواتین کے لئے کپڑوں کی سلائی بھی کر لیتی ہوں۔''

یو ایس ایڈ نے پاکستان میں صاف پانی اور صفائی ستھرائی کا منصوبہ شروع کیا ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کو میلینیم ترقیاتی اہداف کا ایک اہم ہدف حاصل کرنے میں مدد دی جائے اور وہ ہدف ہے پینے کے صاف پانی کے استعمال اور صابن سے ہاتھ دھونے کی ترغیب دینا تاکہ اسہال کی بیماری پر قابو پایا جا سکے۔

اگست 2008 سے اب تک سرکاری اور پرائیویٹ شراکت داری کے پراجیکٹ یونی لیور نے اسکول کے بچوں اور دوسرے لوگوں کو صابن کی 35,000 ٹکیاں مفت دی ہیں۔ حفظان صحت کی

soap to schools and communities to highlight the importance hygiene and raise awareness, the Project has designated Oct 15, 2008, as Global Hand Washing Day. This event especially focuses on school children to celebrate the Hand Washing Day and keep the practice alive by participating in different hand washing activities so that they practice and understand that the germs on the hands are not good for health.

Some of the fun activities attracting children and the community in general carried out include, awareness raising walks in different districts, hand washing demonstrations with Germ Glow Machines (provided by Unilever), Hygiene Melas were conducted, Interactive Theaters, poetry and na'at competitions, quiz competitions, musical events and qawwali performances.

When asked whether she can afford soap, Fahmida said, "Just like clean water is a necessity of life, similarly, I believe soap is also essential in our lives. We used to practice hand washing, but my children were not aware of the importance of good hygiene until they attended the session," organized by the USAID funded Pakistan Safe Drinking Water and Hygiene Promotion Project's partner NGO. Now if even one of us doesn't wash hands before taking our meals, we feel like something is missing. Just like we remember God before taking our food, we remember washing hands, too."

Clean drinking water is essential for a healthy population, a productive workforce and sustainable economic development, which in turn promotes security for the region.

اہمیت واضح کرنے اور لوگوں میں اس کا شعور بیدار کرنے کے لئے پراجیکٹ نے 15 اکتوبر کا دن ہاتھ دھونے کے عالمی دن کے طور پر مقرر کیا۔ اس کے ذریعے خاص طور پر اسکول کے بچوں پر توجہ دی جا رہی ہے کہ وہ یہ دن منائیں اور ہاتھ دھونے کی مختلف سرگرمیوں اور تقریبات میں حصہ لیں۔ اس طرح انھیں ہاتھ دھونے کی عادت ہو جائے گی اور انھیں معلوم ہوگا کہ ہاتھوں پر موجود جراثیم صحت کے لئے اچھے نہیں ہوتے۔

جب فہمیدہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ صابن خرید سکتی ہیں تو اس نے کہا: ''میں سمجھتی ہوں، جس طرح صاف پانی زندگی کی ضرورت ہے، اسی طرح صابن بھی زندگی کی ضرورت ہے۔ پہلے بھی ہم ہاتھ دھوتے رہتے تھے، لیکن میرے بچوں کو حفظان صحت کے اصولوں کا علم نہیں تھا۔ انھیں اس کا علم اس وقت ہوا، جب انھوں نے ہاتھ دھونے کے پروگرام میں حصہ لیا، جس کا اہتمام یو ایس ایڈ کے منصوبے کی ایک شراکت دار غیر سرکاری تنظیم نے کیا تھا۔ اب اگر ہم میں سے کوئی کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ نہیں دھوتا تو ہم سمجھتے ہیں کہ کسی چیز کی کمی رہ گئی ہے۔ جس طرح ہم کھانا شروع کرنے سے پہلے خدا کو یاد کرتے ہیں، اسی طرح ہم ہاتھ دھونا بھی یاد رکھتے ہیں۔''

پینے کا صاف پانی صحتمند آبادی، پیداواری افرادی قوت اور پائیدار اقتصادی ترقی کے لئے ضروری ہے اور یہ تمام چیزیں علاقے کی سیکورٹی کی ضامن ہیں۔

Alumni Connect

دیرینہ تعلق

"Highlighting past participants of U.S. Government sponsored fellowships, exchanges and grants"

''امریکی حکومت کے زیرِاہتمام فیلو شپ، تبادلے اورگرانٹس پروگرام کے سابق شرکاء کا تعارف''

Participant's Full Name:

Rubina Feroze Bhatti

Quick Biographical Sketch:

Rubina Feroze Bhatti is General Secretary and founding member of the Sargodha-based NGO Taangh Wasaib. The organization uses a variety of communication techniques to promote human rights education in public schools, women's rights and empowerment, interfaith harmony, peace-building and community services in health and skill-development.

Name of Program participated in:

MRP: Community Service and Volunteerism

Program Dates:

March 22-April 15, 2005

Number of Participants:

Eighteen

Countries Represented:

Pakistan, Ivory Coast, Kenya, Malaysia, Trinidad and Tobago, Israel, Dominican Republic, Central Asian States

Places Visited:

Washington D.C., Louisiana, San Francisco, Santa Fe

What part of program did the participant most enjoy and why:

The entire program was an eye-opening experience for me. Earlier, my concept of volunteerism was very vague. The program gave me an insight about volunteerism as a movement. I also learned about how the public and private sectors in the U.S. support volunteerism. Volunteerism is inculcated from a very young age. I saw parks maintained by volunteers, soup kitchens run by volunteers, volunteers acting as tour guides in museums, helping out in hospitals and libraries. In a nutshell, they provide much-needed support to the society.

What I really liked about the program was that the organizers were flexible in arranging meetings on participants' request that were not part of the original schedule.

Does the participant still maintain contact with other participants:

Yes, of course. In fact they have all been very helpful.

1۔ پروگرام میں شرکت کرنے والے کا نام:

روبینہ فیروز بھٹی

2۔ شخصی خاکہ:

روبینہ فیروز بھٹی سرگودھا میں قائم ایک غیر سرکاری تنظیم 'تانگھ وسیب' کی جنرل سیکریٹری اور بانی رکن ہیں۔ تنظیم، سرکاری سکولوں میں انسانی حقوق کی تعلیم، خواتین کے حقوق اور انہیں با اختیار بنانے، بین المذاہب ہم آہنگی، قیام امن اور صحت اور ہنر سکھانے کے شعبوں میں معاشرتی خدمات کے فروغ کیلئے مختلف مواصلاتی طریقے استعمال کرتی ہے۔ انہوں نے اپنے علاقے میں گھریلو تشدد کے خلاف محرک کا کردار ادا کیا۔ وہ ایک ڈرامہ نویس اور تھیٹر کی اداکارہ بھی ہیں۔

3۔ پروگرام کا نام:

ایم آر پی: معاشرتی خدمات اور رضا کارانہ جذبہ

4۔ پروگرام کی تاریخ:

22 مارچ سے 15 اپریل 2005

5۔ پروگرام میں حصہ لینے والوں کی تعداد:

18

6۔ کن ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی:

پاکستان، آئیوری کوسٹ، کینیا، ملائشیا، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو، اسرائیل، جمہوریہ ڈومینکن اور وسطی ایشیائی ممالک۔

7۔ کن مقامات پر گئے:

واشنگٹن ڈی سی، لوئی زیانا، سان فرانسسکو، سانتا فے

8۔ آپ پروگرام کے کس حصے سے سب سے زیادہ لطف اندوز ہوئیں اور کیوں؟

پورا پروگرام میرے لئے ایک دلچسپ تجربہ تھا۔ اس سے پہلے رضا کارانہ جذبے کے بارے میں میرا تصور واضح نہیں تھا۔ اس پروگرام سے ایک تحریک کے طور پر رضا کارانہ جذبے کے متعلق میری سوچ بہتر ہوئی۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ امریکہ میں سرکاری اور نجی شعبے کس طرح اس جذبے کے حامل لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ امریکی حکومت بھی رضا کاروں کی خدمات کا اعتراف کرتی ہے اور انہیں مناسب سہولتیں اور رعائتیں دیتی ہے۔ انہیں ٹیکسوں میں چھوٹ جیسی مراعات دی جاتی ہیں۔ لوگوں میں رضا کارانہ جذبہ اوائل عمری سے ابھارا جاتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ رضا کار، پارکوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں، ہنگامی غذائی امداد کے مراکز چلاتے ہیں، عجائب گھروں میں گائیڈز کا کردار ادا کرتے ہیں اور ہسپتالوں اور لائبریریوں میں مددگار کے طور پر کام کرتے ہیں۔ الغرض، وہ معاشرے کو انتہائی ضروری امداد مہیا کرتے ہیں۔

پروگرام کی یہ بات مجھے زیادہ اچھی لگی کہ منتظمین، شرکاء کی درخواست پر ایسی ملاقاتوں کا اہتمام کرنے میں لچک کا مظاہرہ کرتے تھے جو اصل پروگرام میں شامل نہیں تھیں۔

9۔ کیا شرکاء اپنے ساتھیوں سے اب بھی رابطہ برقرار رکھے ہوئے ہیں؟

ہاں، بلاشبہ۔ درحقیقت تمام ساتھی بہت مددگار تھے۔

Alumni Connect

U.S. Diplomats meet with Pak-U. S. State Alumni

On February 11, 2009, Consul General Stephen Fakan and Branch Public Affairs Officer Tracy Brown met with nine members of the core group of Pak-U.S. State Alumni Association (Karachi Chapter) at the Consul General's Residence. The members represented areas such as bureaucracy, health, environment, academia, urban planning, media, international affairs, youth leadership and nongovernmental organizations. The wide ranging discussion explored ways to reflect the many positives about U.S. culture and society that each one of them experienced while in the U.S. The group felt this was the right time to capitalize on President Obama's inaugural message of mutual respect for other's culture and cooperation that was seemingly neglected in the recent past. The Consul General further reinforced this message by offering to work with the group towards supporting their ideas as to what solutions work for improving the civil society in Pakistan. Right away, some in the group have responded by offering program opportunities to U.S. diplomats to interact with a wider cross section of society in order to remove some misconceptions about the U.S.

The goal of the U. S. State Department in sponsoring international exchanges is to increase mutual understanding between American and Pakistani people and institutions. Following the exchange experience, the aim is to continue the dialogue with returned exchange participants to build on the relationship. One of the goals of U. S. Public Diplomacy is to build bridges of understanding between the peoples of America and Pakistan through people-to-people contact. Alumni Association is seen by public diplomacy as enormously important forum to identify avenues to promote mutual understanding.

Stephen Faken and Tracy Brown meeting with the Karachi Chapter of the Pak-U.S. State Alumni Association

امریکی سفارت کاروں کی پاک ۔ امریکہ تبادلہ پروگرام تنظیم کی کراچی شاخ کے ارکان سے ملاقات

11فروری، 2009 کو قونصل جنرل سٹیفن فیکن اور برانچ پبلک افیئر ز آفیسر ٹریسی براؤن نے پاک۔امریکہ تبادلہ پروگرام تنظیم کی کراچی شاخ کے نورکنی بنیادی گروپ سے قونصل جنرل کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔گروپ کے ارکان کا تعلق بیوروکریسی، صحت، ماحولیات، تعلیم، شہری منصوبہ بندی، بین الاقوامی اموراورنوجوانوں کی قیادت کے شعبوں کے علاوہ ذرائع ابلاغ اور غیرسرکاری تنظیموں سے تھا۔اس موقع پر تفصیلی بات چیت میں امریکی ثقافت اورمعاشرے کے ان مثبت پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے طریقوں کا جائزہ لیا گیا جس کا تجربہ گروپ کے ہررکن کو امریکہ میں قیام کے دوران حاصل ہوا۔

گروپ نے یہ بات محسوس کی کہ صدراوبامہ نے اپنے افتتاح کے موقع پرایک دوسرے کی ثقافت کے باہمی احترام اورتعاون کا جو پیغام دیا تھا، وقت کا تقاضا ہے کہ اسے عام کیا جائے جسے بظاہر ماضی قریب میں نظرانداز کردیا گیا تھا۔قونصل جنرل نے یہ پیش کش کرکے اس پیغام کومزید موثر بنادیا کہ گروپ کے ان تصورات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مل کر کام کیا جائے گا کہ پاکستانی معاشرے کی بہتری کیلئے اقدامات کئے جانے چاہئیں۔اسی لمحے گروپ کے بعض ارکان نے جوابا پیش کش کی کہ امریکی سفارتکاروں کو معاشرے کے وسیع طبقے سے رابطے کے مواقع فراہم کرنے کے لئے پروگرام تیارکئے جائیں گے تاکہ امریکہ کے بارے میں بعض غلط فہمیاں دورکی جاسکیں۔

امریکی محکمہ خارجہ کے تبادلے کے اس پروگرام کا مقصد، امریکی اور پاکستانی عوام کے درمیان باہمی مفاہمت کوفروغ دینا اوراس پروگرام کے تجربے کے بعد، اس میں شرکت کرنے والوں سے تعلقات کے فروغ کیلئے مکالمے کا سلسلہ جاری رکھنا ہے۔امریکہ کی پبلک ڈپلومیسی کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ عوام کے عوام سے رابطوں کے ذریعے امریکی اور پاکستانی لوگوں کے درمیان مفاہمت بڑھائی جائے۔باہمی مفاہمت کے فروغ کے راستے تلاش کرنے کیلئے تبادلے کے پروگرام کواہم فورم تصور کیا جاتا ہے۔

Book of the Month

منتخب کتاب

Book Title:

SISTERHOOD IS FOREVER:

The Women's Anthology for a New Millennium

Author: Robin Morgan

Publishing:

Washington Square Press (2003), Paperback,

640 pages.

ISBN 0743466276 / 9780743466271

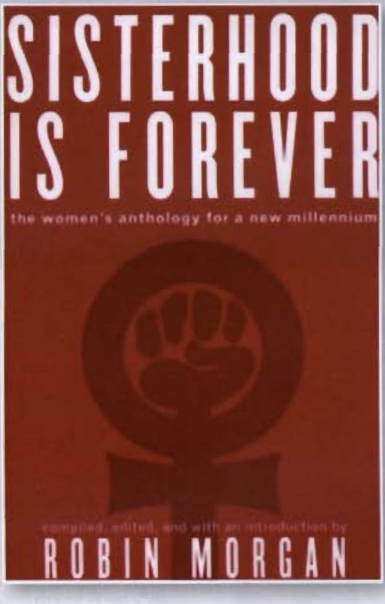

Description: Sisterhood Is Forever -- with over 60 original essays Morgan commissioned from well-known feminist leaders plus energetic Gen X and Y activists -- is a composite mural of the female experience in America: where we've been, where we are, where we're going. The stunning scope of topics ranges from reproductive, health, and environmental issues to workplace inequities and the economics of women's unpaid labor; from globalization to the politics of aging; from cyberspace, violence against women, and electoral politics to spirituality, the law, the media, and academia. The deliberately audacious mix of contributors spans different generations, races and ethnicities: CEOs, housewives, rock stars, farmers, scientists, politicians, women in prison, firefighters, disability activists, artists, flight attendants, an army general, an astronaut, an anchorwoman, even a pair of teens who edit a girls' magazine. Each article celebrates the writer's personal voice -- her humor, passion, anger, and the integrity of her perspective -- while offering the latest data on women's status, political analysis, new "how-to" tools for activism, and visionary yet practical strategies for the future -- strategies needed now more than ever. Robin Morgan's own contributions are everything her readers expect: powerfully argued, unsentimentally lyrical. From her introduction: "The book you hold in your hands is a tool for the future -- a future also in your hands."

Location: BOOKS AT LINCOLN READING LOUNGE MUZAFFARABAD

Located in the central library of the University of Azad Jammu and Kashmir, the Lincoln Corner Muzaffarabad promotes friendship between the United States and Pakistan through multimedia resources. Equipped with the rich resources Lincoln Corner offers a "Window on America" and its people - history, society, geography, government, and popular culture, by providing access to English language material, information about studying in the U.S., arranging cultural activities, and lectures on topics of interest to the people of Muzaffarabad.

Lincoln Corner Muzaffarabad
University of Azad Jammu and Kashmir
New Campus, Muzaffarabad
Phone: 058810-42862 E-mail: lc.uajk@gmail.com

کتاب کا نام: SISTERHOOD IS FOREVER
The Women's Anthology for a New Millennium

مصنفہ: رابن مورگن

پبلشنگ: واشنگٹن اسکوائر پریس (2003) پیپر بیک

صفحات: 640

Sisterhood is Forever نامی اس کتاب میں 60 سے زائد طبعزاد مضامین شامل ہیں، جو مورگن نے خواتین کے حقوق کی ممتاز لیڈروں اور دوسرے کارکنوں سے لکھوائے ہیں۔ یہ کتاب امریکہ میں خواتین کی جدوجہد اور تجربات کا مرقع ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ ہم اس وقت کہاں کھڑے ہیں، پہلے کہاں تھے اور آئندہ ہماری منزل کیا ہوگی۔ اس کے موضوعات بڑے متنوع اور جاذب توجہ ہیں مثلاً تولیدی صحت، ماحولیات، کام کرنے کی جگہوں پر عدم مساوات، خواتین کی بلامعاوضہ محنت، عالمگیریت، طول عمری کی سیاست، سائبر اسپیس، خواتین پر تشدد، انتخابی سیاست، روحانیت، قانون، میڈیا وغیرہ وغیرہ۔ کتاب میں یہ شعوری کوشش کی گئی ہے کہ ایسی مصنفین کے مضامین شامل کئے جائیں، جو مختلف رنگ ونسل اور عقیدے سے تعلق رکھتی ہوں۔ ان میں اعلیٰ عہدیدار، خانہ دار خواتین، راک اسٹار، کاشتکار، سائنس دان، سیاست دان، قیدی، آگ بجھانے کے محکمے میں کام کرنے والی خواتین، معذوروں کے حقوق کیلئے جدوجہد کرنے والی خواتین، فنکار، ہوائی جہازوں کی میزبان، ایک فوجی جرنیل، ایک خلاباز، ایک ٹی وی میزبان، دو بچیاں، جو لڑکیوں کا میگزین چلاتی ہیں، سبھی کے مضامین شامل ہیں۔ ہر مضمون مصنفہ کی ذات کی عکاسی کرتا ہے، مثلاً اس کا مزاح، جذبہ، غصہ اور راستبازی وغیرہ۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین کی حیثیت، سیاسی تجزیہ، تحریک چلانے کے نئے طریقے اور مستقبل کی نظریاتی اور عملی حکمت عملیاں شامل ہیں۔ ایسی حکمت عملیاں، جن کی اب پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ رابن مورگن کی اپنی تحریروں میں ہر وہ چیز موجود ہے، جس کی قارئین ان سے توقع رکھتے ہیں۔ موثر، مدلل اور مترنم لہجہ۔ انھوں نے کتاب کے تعارف میں لکھا ہے: ''اس وقت آپ کے ہاتھ میں جو کتاب ہے، یہ مستقبل کا لائحہ عمل ہے، گویا مستقبل آپ کے ہاتھ میں ہے۔''

مقام: لنکن ریڈنگ لاؤنج، مظفر آباد

لنکن کارنر، مظفر آباد، جو آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری میں قائم ہے، ملٹی میڈیا کے ذریعے پاکستان اور امریکہ کے درمیان دوستی کو فروغ دینے کے لئے کام کررہا ہے۔ لنکن کارنر جدید وسائل سے لیس ہے اور یہ امریکہ اور اس کے عوام کے بارے میں ایک دریچے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں امریکی تاریخ، معاشرہ، جغرافیہ، حکومت، ہردلعزیز ثقافت اور انگریزی زبان کے مواد تک رسائی کی سہولت میسر ہے۔ یہاں امریکہ میں حصول تعلیم کے لئے معلومات بھی مل سکتی ہیں۔ یہاں ثقافتی سرگرمیاں بھی منعقد ہوتی ہیں اور مظفر آباد کے لوگوں کی دلچسپی کے موضوعات پر لیکچروں کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

لنکن کارنر مظفر آباد
آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی نیو کیمپس، مظفر آباد
فون: 058810-42862 E-mail:lc.uajk@gmail.com

Ask the Consul

قونصل سے پوچھئے

"Your chance to ask the Consul General at the US Embassy, Islamabad your visa related questions"

آپ امریکی سفارتخانہ اسلام آباد کے قونصل جنرل سے ویزا سے متعلق سوالات پوچھ سکتے ہیں

I don't live in Islamabad. Where do I apply for a visa?

Your initial step is to take your application forms, passport and all relevant fees to the nearest American Express or Speedex office (please refer to our website for a list of locations and details on the required forms). Once your documents are received you will be told when you need to attend an interview. Currently all interviews take place at U.S. Embassy Islamabad. [For further information see http://islamabad.usembassy.gov/.]

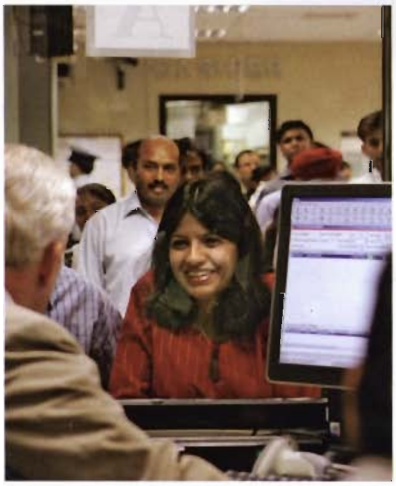

I wish to build a relationship in-person with a company in the U.S. Which visa type do I need?

If you are only attending meetings, conducting negotiations or taking orders then a B1/B2 visa is the best for you. However, if you intend to receive any type of income from a U.S.-based entity, you will likely need a different type of visa. See http://travel.state.gov/pdf/BusinessVisa.pdf for further information.

I was issued a visa, but my brother did not qualify even though he is older than me. Why is that?

Each visa decision is made after examining all the facts required for each individual candidate. The answers that an applicant provides to the adjudicating officer are some of the most important factors used in making the final decision. Thus two candidates who appear to have similar cases may receive different decisions.

I was meant to start my university course last week but my visa did not arrive. What should I do?

There are two important things that you need to do. First, if the start date listed on your I-20 or DS2019 form has passed then you need to contact your institution to ask them to provide you with a new form with an updated start date. Second, you should forward your form via American Express to the U.S. Embassy so that we can continue to process your case.

میں اسلام آباد میں نہیں رہتا۔ میں ویزا کیلئے درخواست کہاں دوں؟

پہلے اقدام کے طور پر آپ اپنے درخواست فارم، پاسپورٹ اور تمام متعلقہ فیسیں قریب ترین امریکن ایکسپریس یا فیڈ یکس آفس میں جمع کرائیں (براہ مہربانی امریکن ایکسپریس یا فیڈ یکس کے دفاتر کے جائے وقوع کی فہرست اور مطلوبہ فارموں کے بارے میں تفصیلات ہماری ویب سائٹ سے حاصل کریں)۔ آپ کی دستاویزات وصول ہونے کے بعد آپ کو انٹرویو کی تاریخ سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ فی الحال تمام انٹرویو امریکی سفارتخانہ اسلام آباد میں کئے جا رہے ہیں۔ (مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ http://islamabad.usembassy.gov/ دیکھیئے)۔

میں امریکہ میں ایک کمپنی کے ساتھ ذاتی طور پر تعلقات قائم کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے کس قسم کے ویزے کی ضرورت ہوگی؟

اگر آپ اجلاسوں میں شریک ہونے، مذاکرات کرنے یا کاروباری آرڈر لینے کیلئے جانا چاہتے ہیں تو آپ کیلئے بہترین ویزا B1/B2 ہوگا۔ تاہم اگر آپ امریکہ میں قائم ادارے سے کسی طرح کی آمدنی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو دوسری طرح کے ویزے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ:

http://travel.state.gov/pdf/BusinessVisa.pdf دیکھیئے۔

مجھے ویزا جاری کر دیا گیا ہے، لیکن میرا بھائی، جو مجھ سے بھی بڑا ہے، ویزا حاصل نہیں کر سکا۔ ایسا کیوں ہے؟

ہر ویزے کا فیصلہ، امیدوار کے تمام ضروری حقائق کا جائزہ لینے کے بعد کیا جاتا ہے۔ درخواست گزار، افسر مجاز کو جو جوابات دیتا ہے ان میں سے بعض، ویزا کے اجراء کا قطعی فیصلہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے دو امیدواروں کے بارے میں، جن کے کیسز بظاہر ایک جیسے ہوں، فیصلے مختلف ہو سکتے ہیں۔

میں نے اپنا یونیورسٹی کورس پچھلے ہفتے شروع کرنا تھا لیکن مجھے ویزا موصول نہیں ہوا۔ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

آپ نے دو اہم کام کرنا ہیں۔ پہلا یہ کہ اگر آپ کے فارم I-20 یا DS2019 پر درج شدہ کورس کے آغاز کی تاریخ گزر گئی ہے تو آپ متعلقہ ادارے سے رابطہ قائم کر کے ان سے نیا فارم طلب کریں جس پر کورس کے آغاز کی نئی تاریخ درج ہو۔ دوسرا یہ کہ آپ اپنا فارم امریکن ایکسپریس کے ذریعے امریکی سفارتخانے کو بھیجیں تا کہ ہم آپ کی درخواست پر کارروائی جاری رکھ سکیں۔

Videography

وڈیوگرافی

نوجوان فیشن ڈیزائنر

امریکہ کی نوجوان فیشن ڈیزائنر بروک صمد نے کپڑوں کی ڈیزائننگ میں اپنی گہری دلچسپی اور اپنے اسلامی عقیدے کو باحجاب اور فیشن ایبل ملبوسات کی صورت میں باہم مربوط کیا ہے۔ نیویارک کے فیشن انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کی گریجویٹ بروک اور 'مرابو فیشن' کے نام سے ان کے کاروبار کے بارے میں مضمون، مسلم گرل میگزین کے اپریل 2008 کے شمارے میں شائع کیا گیا ہے۔

http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoId=1564335193

Young Fashion Designer

Young American fashion designer Brooke Samad combines her passion for clothes and for her Muslim faith with a full line of modest -- and fashionable -- clothing. A graduate of New York's Fashion Institute of Technology, Brooke and her business, Marabo Fashion, were featured in Muslim Girl Magazine in April 2008.

http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoId=1564335193

Remembering Rachel Carson

Rachel Carson devoted much of her writing to the problem of environmental damage caused by pesticides. Her 1962 book, Silent Spring, challenged American agriculture and caused society to rethink its relationship to the natural world.

http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoId=1355448473

ریچل کارسن کی یاد میں

ریشل کارسن نے اپنی تحریروں کا بیشتر حصہ کیڑے مار ادویات سے ماحول کو پہنچنے والا نقصان کو اجاگر کرنے کیلیئے وقف کر دیا۔ 1962 میں شائع ہونے والی ان کی کتاب 'سائلنٹ سپرنگ' میں امریکہ کے زرعی شعبے کو چیلنج کیا گیا ہے اور معاشرے کو مجبور کیا گیا ہے کہ وہ فطری ماحول سے اپنے تعلق پر نظر ثانی کرے۔

http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoId=1355448473

Published by the U.S. Embassy, Islamabad شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ، اسلام آباد